عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۲ | ۲۱ تا ۲۷ رشعبان ۱۴۳۴ھ مطابق یکم تا ۷ رجولائی ۲۰۱۳ء | شمارہ: ۲۵

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

خصوصی رپورٹ

مسلمان کے لئے دین اور دینی تعلیمات سے واقفیت ضروری ہے: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

ہم پوری دنیا کو اسلام کی امن پسندانہ تعلیمات کو قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں: مولانا اللہ وسایا

عقیدۂ ختم نبوت دین کی اساس ہے، جس نے تمام مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے: مفتی خالد محمود

اسلام تمام آسمانی مذاہب کا نچوڑ اور پوری کائنات کے لئے مکمل دستور حیات ہے: مولانا عبدالعلیم فاروقی

قرآن کریم کے خلاف سازشیں دراصل اسلام دشمنوں کی بے بسی اور ذہنی پسماندگی کی علامت ہیں: مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی

اللہ تعالیٰ نے اسلام کو آفاقیت اور عالمگیریت عطا کی ہے: مولانا انیس بلگرامی

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

قضا روزوں کا حکم

ابوحسان جالندھری، کراچی

س:...... ایک آدمی کے ذمہ بہت سالوں کے روزے قضا ہوں اور اس نے اب تک ادا نہ کئے ہوں اور وہ اب اس حال میں ہو کہ ان روزوں کو رکھ نہیں سکتا، بلکہ موجودہ رمضان کے روزے کے بجائے بھی وہ فدیہ ہی ادا کرتا ہے، تو کیا وہ گزشتہ قضا روزوں کا بھی فدیہ دے سکتا ہے، کیونکہ اب بڑھاپے اور بیماریوں کی وجہ سے اس میں روزہ رکھنے کی ہمت نہیں؟

ج:...... اگر شدید بڑھاپے یا ایسی بیماری کی وجہ سے جس میں صحت یاب ہونے کی امید نہ ہو روزہ نہ رکھ سکے تو فدیہ ادا کرنے کی اجازت ہے، ہر روزہ کے بدلہ ایک صدقۃ الفطر کے برابر رقم ادا کردے، فدیہ ادا کرنے کے بعد زندگی میں اگر صحت دوبارہ اچھی ہوجائے اور روزہ رکھنے کی طاقت و ہمت بھی ہوجائے تو دوبارہ روزہ رکھنا ہوگا اور فدیہ کالعدم ہوجائے گا۔

محرم کی غیر موجودگی میں عمرہ ادا کرنا

س:...... ایک لڑکی جس کا کوئی محرم نہیں ہے کیا وہ اپنی خالہ اور خالو کے ساتھ عمرہ کے لئے جاسکتی ہے؟

ج:...... خالو چونکہ محرم نہیں ہیں، اس لئے ان کے ساتھ جانا جائز نہیں، محرم کے ساتھ جانا ضروری ہے۔

قسم کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے

س:...... ایک آدمی نے قسم کھائی کہ میں فلاں چیز کبھی نہیں لاؤں گا اور بعد میں مجبوراً وہ چیز لے آیا، تو اب کفارہ قسم کیا دینا ہوگا؟

ج:...... قسم کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے کفارہ قسم لازم ہوگا اور وہ ہے دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا۔

مشترکہ کاروبار

ہارون رشید، کراچی

س:...... ہم دو بھائی ہمایوں رشید، ہارون رشید، والد، والدہ اور ایک بہن کے ساتھ جوائنٹ فیملی میں رہ رہے تھے اور ہم دو بھائیوں کا کاروبار بھی مشترکہ ہے کچھ عرصے بعد والد کا انتقال ہوگیا، اس کے بعد والدہ کا بھی انتقال ہوگیا اور کچھ عرصے کے بعد بہن کا بھی انتقال ہوگیا، ہمارے کاروباری اخراجات اور گھریلو اخراجات بھی ایک رہے۔ ۲۰۰۳ء سے ۲۰۱۱ء تک یہ ساتھ رہے، اس کے بعد وہ علیحدہ ہوگئے، اس میں ان کے اوپر گھر میں ڈیکوریٹ کے اخراجات آئے، جس کو وہ اپنے ذمہ نہیں مان رہے، ۲۰۰۳ء سے ۲۰۱۱ء تک کاروباری اور معاشی اخراجات جو ہوئے وہ ۳۱ لاکھ ہیں جو وہ ماننے سے انکار کررہے ہیں جبکہ سب کچھ برابر کا ہے، جب پارٹنر شپ ہوئی ہے تو وہ دونوں پارٹنر مشترکہ ساتھ بیٹھتے ہیں، لیکن وہ بیٹھتے ہی نہیں ہیں، کبھی شام کو آتے ہیں اور کبھی نہیں بھی آتے، پرافٹ تو پورا لے رہے ہیں مگر مشترکہ گھریلو اخراجات ۲۰۱۱ء تک جو ہوئے ہیں وہ نہیں مان رہے۔ اس مسئلے کا شرعی حل نکال دیں۔

ج:...... بصورت مسؤلہ اگر سائل کا بیان درست اور مبنی برحقیقت ہے تو اس صورت میں دوسرے شریک بھائی پر جب تک دونوں ساتھ رہے ہیں، تمام تر مشترکہ اخراجات ماننا لازم اور ضروری ہے، اس سے ان کے لئے انکار کرنا شرعاً درست نہیں، نیز جب تک ان کا کاروبار مشترک طور پر چلتا رہے گا، تب تک ان کو بحیثیت شریک کاروبار کے پورا پورا وقت دینا لازم اور ضروری ہوگا۔

زیورات کی چوری

شہباز احمد خان، کراچی

س:...... عرض یہ ہے کہ ہم گھر میں چار افراد ہیں، چند سالوں سے ہمارے گھر میں رقم اور زیورات غائب ہو رہے ہیں، جبکہ ہمارے گھر میں نہ تو کوئی بچہ ہے اور نہ کسی کا آنا جانا، لہٰذا قرآن و سنت کی روشنی میں کوئی حل بتائیں؟

ج:...... گھر میں چالیس روز تک روزانہ سورۂ بقرہ پڑھیں اور جو چیز رکھنا ہو اس پر آیت الکرسی پڑھ کر رکھا کریں۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مؤسس

جلد:۳۲ ۲۱ تا ۲۷ رشعبان ۱۴۳۴ھ مطابق یکم تا ۷ رجولائی ۲۰۱۳ء شمارہ:۲۵

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

استقبال رمضان	۵	محمد اعجاز مصطفی
ختم نبوت کانفرنس برمنگھم..... تفصیلی رپورٹ	۸	مفتی خالد محمود
دل کی اصلاح کے لئے دو کام	۱۳	شیخ مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ
ظلم کرنے والوں کو پروانہ معافی!	۱۵	عبدالرحیم ندوی
رمضان کا مہینہ..... رحمتوں کا خزینہ	۱۷	مولانا حسین احمد
معاصر دینی تعلیم اور عصر حاضر کے تقاضے	۱۹	مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی
مرزا قادیانی اور نبوت	۲۱	قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ
نماز کی اہمیت	۲۵	چوہدری افضل حقؒ
خبروں پر ایک نظر	۲۷	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ:۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک:۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی:۲۲۵ روپے، سالانہ:۴۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

جنت کے مناظر

جنت اور جنت کی نعمتوں کی شان

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری کیا حالت ہے کہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوجاتے ہیں، ہم دُنیا سے بے رغبت ہوجاتے ہیں اور اس وقت ہم اہلِ آخرت ہوتے ہیں، لیکن جب ہم آپ کے پاس سے اُٹھ کر جاتے ہیں، گھر کے لوگوں سے مانوس ہوتے ہیں اور اولاد کو سونگھتے ہیں تو ہم اپنے دِلوں کو اور ہی طرح کا پاتے ہیں، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ہمیشہ اسی حالت میں رہا کرو جس حالت میں تم میرے پاس سے اُٹھ کر جاتے ہو، تو فرشتے تمہارے گھروں پر تمہاری زیارت کیا کریں، اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ (تمہاری جگہ) ایک نئی مخلوق کو لے آئیں تاکہ وہ گناہ (کرکے شرمندہ ہوں اور اپنے عجز و قصور کا اعتراف کرکے اِستغفار کیا) کریں جس پر اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمایا کریں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مخلوق کس چیز سے بنائی گئی؟ فرمایا: پانی سے! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنت کی عمارت کیسے ہوگی؟ فرمایا: ایک اینٹ چاندی کی، ایک اینٹ سونے کی، اس کا مسالہ مہکتی ہوئی کستوری کا ہے، اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں، اس کی مٹی زعفران کی ہے، جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ ناز و نعمت میں رہے گا، اسے کبھی ادنیٰ تکلیف و مشقت لاحق نہیں ہوگی، وہ ہمیشہ جئے گا، کبھی نہیں مرے گا، نہ ان کے کپڑے میلے ہوں گے اور نہ کبھی ان کی جوانی ڈھلے گی۔ پھر فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ ان کی دُعا رَدّ نہیں ہوتی: ایک سربراہِ مملکت جو عدل و انصاف کرتا ہو، دُوسرا روزے دار جب وہ روزہ اِفطار کرے، اور تیسرا مظلوم، اللہ تعالیٰ اس کی دُعا کو بادلوں سے اُوپر اُٹھالیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا، خواہ (تیری ہی کسی مصلحت کی بنا پر تیری فوری مدد نہ کروں، بلکہ) کچھ عرصے کے بعد کروں۔" (ترمذی ج:۲ ص:۷۵)

جنت کے بالاخانے

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا ظاہر باطن سے نظر آتا ہے، اور ان کا باطن ظاہر سے۔ پس ایک اعرابی کھڑا ہوا، عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یہ بالاخانے کس کے لئے ہیں؟ فرمایا: اس شخص کے لئے جو نرم گفتگو کرے، کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو، جب لوگ سو رہے ہوں، نماز پڑھے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۷۵)

جنت میں چاندی اور سونے کے برتن اور سامان

"حضرت عبداللہ بن قیس (یعنی حضرت ابو موسیٰ اشعری) رضی اللہ عنہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: جنت میں دو جنتیں ایسی ہیں کہ ان کے برتن اور دیگر تمام سامان چاندی کا ہے، اور دو جنتیں ایسی ہیں کہ ان کے برتن اور وہاں کا تمام سامان سونے کا ہے، اور جنتِ عدن میں اہلِ جنت کے درمیان اور اپنے رَبّ کی طرف نظر کرنے کے درمیان صرف کبریائی کی چادر حائل ہے، جو اللہ تعالیٰ کے چہرے پر ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جنت میں جوف دار موتی کا ایک خیمہ ہوگا جس کا عرض ساٹھ میل ہے، اس کے ہر گوشے میں جنتی کے اہلِ خانہ ہوں گے، جو ایک دُوسرے کو نہیں دیکھیں گے، مؤمن ان سب کے پاس آمد و رفت رکھے گا۔" (ترمذی ج:۲ ص:۷۵)

پہلی حدیث میں دو مضمون ارشاد ہوئے ہیں، ایک یہ کہ جنت میں دو جنتیں تو ایسی ہوں گی کہ وہاں کے برتن اور ہر چیز چاندی کی ہوگی، اور دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے برتن اور ہر چیز سونے کی ہوگی، یہ حسن اور تناسب کا کمال ہوگا۔

دُوسرا مضمون یہ کہ جنت میں اہلِ جنت کے دیدارِ خداوندی سے کوئی چیز مانع نہیں ہوگی، سوائے ردائے کبریائی کے، جو حق تعالیٰ شانہٗ کی ذاتِ عالی پر ہے۔ ردائے کبریائی، عظمت و جلال سے کنایہ ہے، مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی ہیبت و جلال اور عظمت و کبریائی دیدار سے مانع ہوگی، اِلَّا یہ کہ حق تعالیٰ شانہٗ خود دیدار کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

محمد اعجاز مصطفیٰ

اداریہ

استقبالِ رمضان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا ہے: ’’اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ‘‘ ... اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان کو بابرکت بنا دیجئے اور ہمیں رمضان تک پہنچا دیجئے...

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی ماہ پہلے سے رمضان المبارک کی آمد کا انتظار فرماتے تھے اور اس کی برکات وسعید لمحات حاصل کرنے کے لئے اس تک زندہ رہنے کی دعائیں فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں امت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی تاریخیں شمار کرتے رہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں بہ نسبت دوسرے مہینوں کے زیادہ روزے رکھا کرتے تھے اور یہ بھی حقیقتاً رمضان ہی کی تیاری کے لئے تھا، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو پندرہ شعبان کی رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھنے کی ترغیب دی ہے، یہ بھی رمضان کی تیاری کی گویا ابتدا ہے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک شروع ہونے سے پہلے خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں رمضان المبارک کی اہمیت، فضیلت اور برکات کے علاوہ بہت سے اہم امور کو ذکر فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی وساطت سے قیامت تک آنے والی امت کو ان باتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دی، چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم خطبہ کو یوں روایت کیا:

’’عن سلمانؓ قال: خطبنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم في آخر يوم من شعبان، فقال يا أيها الناس! قد أظلكم شهرٌ عظيمٌ مباركٌ، شهرٌ فيه ليلةٌ خيرٌ من ألف شهرٍ، شهرٌ جعل اللّٰه صيامَه فريضةً وقيامَ ليلةٍ تطوعاً، مَنْ تَقَرَّبَ فيه بخصلةٍ كان كمن أدى فريضةً في ماسواه ومن أدى فريضةً فيه كان كمن أدى سبعين فريضةً فيما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهرُ المواساة وشهرٌ يُزاد في رزق المؤمن فيه، من فَطَّر فيه صائماً كان مغفرةً لذنوبه وعِتقَ رقبته من النار وكان له مثل أجره من غير أن ينقص من أجره شيئٌ، قالوا: يارسول اللّٰه! ليس كلنا يجد ما يفطر الصائم، فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: يعطي اللّٰه هذا الثواب من فطر صائماً على تمرةٍ أو شربةِ ماء

أو مُذقةِ لبن وهو شهرٌ أولهٗ رحمةٌ وأوسطهٗ مغفرةٌ وآخرهٗ عتقٌ من النار، من خَفَّفَ عن مملوكه فيه غفر اللّٰه لهٗ وأعتقهٗ من النار۔“ (مشکوٰۃ ص:۱۷۳،۱۷۴)

ترجمہ:”حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے،اس میں ایک رات ہے(شب قدر) جو ہزاروں مہینوں سے بڑھ کر ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے، جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے، ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے، وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غمخواری کرنے کا ہے۔اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے، اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا، مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے، تو آپؐ نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک کھجور سے کوئی افطار کرادے یا ایک گھونٹ پانی پلادے یا ایک گھونٹ لسی پلادے، اس پر بھی مرحمت فرمادیتے ہیں۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کردے اپنے غلام وخادم کے بوجھ کو حق تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور آگ سے آزادی فرماتے ہیں۔“

اس خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کو عظمتوں اور برکتوں والا مہینہ قرار دیا، جس میں ایک رات یعنی لیلۃ القدر کو ہزار مہینوں سے افضل رات فرمایا۔رمضان کے دن کے روزے فرض اور رات کے قیام یعنی تراویح کو سنت قرار دیا، اس ماہ میں ایک نفل فرض کے برابر اور ایک فرض دوسرے مہینوں میں ستر فرائض کے برابر فرمایا۔اس ماہ کو صبر اور مواسات بھی کہا گیا، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس ماہ میں نیکی کی راہ میں جو رکاوٹیں پیش آئیں، انہیں ہنسی خوشی صبر کے ساتھ برداشت کیا جائے، جس کا بدلہ اللہ تبارک وتعالیٰ جنت کی صورت میں عطا فرمائیں گے اور اس ماہ میں لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ پیش آنا چاہئے، جن لوگوں کے رزق میں تنگی ہو ان کے لئے وسعت کی جائے، ان کی ضروریات کو پورا کرنے کا انتظام کیا جائے، اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ دار کو افطار کرائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا، اس کو جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ روزہ دار کے برابر اس کو ثواب بھی عطا فرمائے گا۔اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ کے اول عشرہ کو رحمت، درمیانہ عشرہ کو مغفرت اور آخری عشرہ کو جہنم سے آزادی کا عشرہ قرار دیا۔اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو اپنے ملازم سے کاموں میں تخفیف کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس آدمی کی بخشش اور جہنم سے آزادی کا مژدہ سنایا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو، جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں: پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو، وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو۔ جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے

جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔"

مسلمان عموماً گیارہ ماہ دنیا کے معاملات میں پڑے رہتے ہیں، جس سے اللہ تعالیٰ کی یاد میں غفلت، عبادت میں سستی اور آخرت سے قدرے غافل ہوجاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی بخشش، ان کی نیکیوں میں اضافے اور ان کے میل کچیل اور دلوں کے زنگ کو دور کرنے کے لئے خاص خاص مواقع، اوقات اور راتیں ایسی رکھ دی ہیں کہ اگر ان میں اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق عبادت کی جائے اور انہیں گزارا جائے تو گناہ گار سے گناہ گار بھی بخشش اور مغفرت کا پروانہ لے کر جنت کا حق دار اور مستحق بن سکتا ہے۔ اور اس کے برعکس اگر اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کی جائے، ان اوقات اور لمحات کو غفلت میں گزارا جائے اور عمل نہ کرکے ان کی بے قدری اور بے توقیری کی جائے تو اس سے بڑی بدنصیبی اور محرومی نہیں ہوسکتی۔ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: منبر کے قریب ہوجاؤ، ہم لوگ حاضر ہوگئے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین، جب دوسرے پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا: آمین، جب تیسرے پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا: آمین۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوکر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ: ہم نے آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (منبر پر) چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اس وقت جبرئیل امین میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا کہ ہلاک ہوجائے وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی، میں نے کہا: آمین۔ پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہوجائے وہ شخص جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا: آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں، میں نے کہا: آمین۔"

تمام مسلمانوں سے میری گزارش ہے کہ یہ رمضان المبارک آپ اس طرح گزاریں گویا یہ ہماری زندگی کا آخری رمضان ہے۔ اس رمضان میں کی گئی ہر نیکی ہماری آخری نیکی ہے اور آخرت میں مجھے اس کا اجر اور ثواب ملنا ہے۔ جب ہر آدمی یہ سمجھ کر رمضان گزارے گا تو انشاء اللہ یہ رمضان اس کا یادگار رمضان بن جائے گا اور پھر کوئی تاجر تجارت میں زائد نفع نہیں لے گا، کوئی پھل فروش اپنے پھلوں کے زیادہ دام نہیں لے گا، خورد ونوش کے سامان کی کوئی ذخیرہ اندوزی نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کو کوئی کمائی کا سیزن قرار دے کر مسلمانوں سے ناجائز طریقوں سے لوٹ مار کرکے مال بنائے گا۔

یہ خیال رہے کہ اگلے وقتوں میں مسلمان تو مسلمان، کافر بھی رمضان المبارک کا احترام کرتے تھے، رمضان آتے ہی وہ اپنی دکانوں میں اشیائے خورد ونوش اور روزہ مرہ کی تمام ضرورت کی اشیاء میں کمی کردیتے تھے، لیکن آج مادہ پرستی نے اتنی ترقی کی کہ مسلمان ہی مسلمان کا خون چوس رہا ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ ہو یا حج وعمرہ جیسی عبادات کے لئے سفر حرمین شریفین کا، مسلمان حکمران ہو یا رعایا مسلمان، ہر ایک ان مقدس اوقات اور مقدس مقامات میں مسلمانوں کو ہی نچوڑ رہا ہے۔ یا أسفي علی المسلم۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

مسلمان کے لئے دین اور دینی تعلیمات سے واقفیت ضروری ہے: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

ہم پوری دنیا کو اسلام کی امن پسندانہ تعلیمات کو قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں: مولانا اللہ وسایا

عقیدۂ ختم نبوت دین کی اساس ہے، جس نے تمام مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرودیا ہے: مفتی خالد محمود

اسلام تمام آسمانی مذاہب کا نچوڑ اور پوری کائنات کے لئے مکمل دستور حیات ہے: مولانا عبدالعلیم فاروقی

قرآن کریم کے خلاف سازشیں دراصل اسلام دشمنوں کی بے بسی اور ذہنی پسماندگی کی علامت ہیں: مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی

اللہ تعالیٰ نے اسلام کو آفاقیت اور عالمگیریت عطا کی ہے: مولانا انیس بلگرامی

تفصیلی رپورٹ

رپورٹ: مفتی خالد محمود

برطانیہ، برمنگھم .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حسب معمول امسال برطانیہ کے شہر برمنگھم کی سینٹرل مسجد میں ۹ رجون ۲۰۱۲ء بروز اتوار اٹھائیسویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مختلف ممالک کے جید علماء کرام ومشائخ عظام اور جاں نثاران ختم نبوت نے بھرپور شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک اور نعت شریف کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے رئیس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی پہلی نشست کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر انعام واحسان ہے کہ ہمیں اسلام جیسا عظیم دین عطا کیا اور ہمیں مسلمان بنایا۔ بحیثیت ایک مسلمان کے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرکے ہی ایک کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں۔ مسلمان کے لئے دین اور دینی تعلیمات سے واقفیت اتنی ہی ضروری ہے جتنی زندہ رہنے کے لئے پانی اور ہوا کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی راہنمائی اور ہدایت کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہوا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور آپ کی نبوت چونکہ قیامت تک کے لئے ہے اسی لئے آپ کی تعلیمات بھی قیامت تک کے لئے ہیں۔ قرآن کریم بھی محفوظ ہے اور آپ کی تعلیمات بھی محفوظ ہیں، جبکہ دیگر انبیاء کی نہ کتابیں محفوظ ہیں نہ تعلیمات، آج مغرب نے اپنی عقل کو راہنما بنایا ہوا ہے اور آسمانی تعلیمات کو چھوڑ دیا، آسمانی ہدایت کو چھوڑ کر آج انسانی سوسائٹی فکری انتشار، تہذیبی انارکی اور افراتفری کی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ مغربی فلسفہ ناکام ہوچکا ہے، مغرب خود اپنی تہذیب سے پریشان ہے، اس لئے ہم پوری انسانیت کو دعوت دیتے ہیں کہ آیئے اسلام کی روشن تعلیمات کا مطالعہ کیجئے، اپنا رشتہ آسمانی ہدایت سے جوڑیئے جو صرف اور صرف خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہوکر ہی مل سکتی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ سینٹرل جامع مسجد برمنگھم میں منعقد ہونے والی اٹھائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں جاں نثاران ختم نبوت

نے بھرپور انداز سے شرکت کرکے عقیدۂ ختم نبوت سے اپنی دیرینہ وابستگی کا ثبوت دیا ہے۔ یہ کانفرنس بلامبالغہ یورپ میں مسلمانوں کے سب سے بڑے مذہبی اجتماع کی حیثیت رکھتی ہے جس میں امریکا و یورپ سمیت دنیا بھر کے مختلف ممالک سے علماء کرام، مشائخ عظام اور مندوبین تشریف لائے ہیں، ہزارہا مسلمانوں پر مشتمل یہ عظیم الشان اجتماع یورپ میں اسلام کی ابھرتی ہوئی قوت کی ایک علامت ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داری نہیں بلکہ اس کی حفاظت تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کا احساس دلانے اور بھولا ہوا سبق یاد کرانے کے لئے ہم ہر سال یہ کانفرنس منعقد کرتے ہیں، قادیانی فتنہ چونکہ ہندوستان میں پیدا ہوا اور پاکستان میں پروان چڑھا، اس لئے اس فتنہ کی سنگینی سے پاکستان کے علماء سب سے زیادہ واقف ہیں اور پاکستان کے علماء دینی اخوت اور اسلامی بھائی چارہ کے تحت برطانیہ اور یورپ کے مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہ کرتے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے لئے ایک وحدت و اکائی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس اکائی نے دنیا بھر کے سوا ارب کے لگ بھگ مسلمانوں کو ایک نکتہ پر مجتمع کر دیا ہے۔ قادیانی اس وقت پوری دنیا میں اسلام دشمن قوتوں کے ساتھ مل کر اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ وہ عالمی سطح پر اقتدار پر قبضہ کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ ان کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے تاکہ وہ دنیا کو اسلام کے نام پر آزادی سے گمراہ کرسکیں۔ ان حالات میں مسلمانوں پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قادیانیوں کے اسلام دشمن عقائد کا پردہ چاک کریں۔ امت مسلمہ ہی نہیں بلکہ عیسائیوں اور یہودیوں کو بھی قادیانیوں کے دجل وفریب سے آگاہ کریں اور انہیں بتائیں کہ اسلام ہی وہ دین برحق ہے جو دنیا کو مصیبت و پریشانی سے نجات دلاسکتا ہے۔ اسلام کی امن پسندانہ تعلیمات کی ترویج و اشاعت اور انہیں قبول کرکے ہی عالمی معاشرے میں امن وسکون قائم ہوگا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں، عیسائیوں، یہودیوں سمیت پوری دنیا کو اسلام کی امن پسندانہ تعلیمات کو قبول کرنے کی دعوت دیتی ہے اور ان سے یہ کہتی ہے کہ وہ آزادانہ طور پر کھلے دل کے ساتھ اسلام کا مطالعہ کریں اور اس کے معاشرتی پہلوؤں کے معاشرے

> **یہ کانفرنس بلامبالغہ یورپ میں مسلمانوں کے سب سے بڑے مذہبی اجتماع کی حیثیت رکھتی ہے جس میں امریکا ویورپ سمیت دنیا بھر کے مختلف ممالک سے علماء کرام، مشائخ عظام اور مندوبین تشریف لائے ہیں**

میں نفاذ کو یقینی بنائیں۔ اس موقع پر ہم پورے عالم کے انسانوں کو عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان لانے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ برطانیہ اور یورپ کے مسلمانوں نے اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے بے مثل خدمات انجام دی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما، خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ ایک ایسا ملک جس میں اسلام مغلوب اور محکومانہ تہذیب کی حیثیت رکھتا ہو، جہاں مغربی اقدار اور غیر اسلامی طرز معاشرت کی بالادستی ہو، جہاں مال و دولت اور ذاتی منفعت ہی سب کچھ سمجھا جاتا ہو، جہاں مادیت اور مادی وسائل کو ہی تمام کاوشوں کا محور سمجھا جاتا ہو وہاں بہت زیادہ ضروری ہے کہ مسلمان کا ایمان غیر متزلزل ہو، ان کا کردار بلند ہو، ان کے اخلاق دوسروں کے لئے متاثر کن ہوں، اس کے لئے اپنی اولاد کی تربیت بہت ضروری ہے، خصوصاً آج کے حالات میں جبکہ اسلام اور مسلمانوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہو اور ان کے خلاف پروپیگنڈا کے تمام دستیاب وسائل استعمال میں لائے جارہے ہوں۔ ان حالات میں والدین کی ذمہ داری بہت حساس اور نازک ہوجاتی ہے۔ تربیت اولاد کے لئے سب سے بنیادی بات عقیدہ کی درستگی ہے، اگر عقیدہ درست ہوگا تو اعمال بھی درست ہوں گے اور اخلاق بھی، ان عقائد کے ذریعہ سے ہی ایک مسلمان اپنی شناخت برقرار رکھ سکتا ہے، عقائد میں جہاں توحید، رسالت، آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح عقیدۂ ختم نبوت پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کیونکہ عقیدۂ ختم نبوت بھی اسلام کے بنیادی عقائد سے ہے جو شخص ختم نبوت کا انکار کرتا ہے، اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں رہتا، اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ خود بھی اس عقیدت پر ایمان رکھیں اور اپنی اولاد کے دل و دماغ میں بھی اس عقیدہ کی اہمیت سمجھائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے رکن، اقرأ روضۃ الاطفال کے مدیر مفتی خالد محمود نے کہا کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے یہودی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے عیسائی کہلاتے ہیں اور ساری دنیا انہیں اسی نام سے پکارتی ہے اور ان کا مذہب مسلمانوں سے علیحدہ ہے، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ماننے والے

مسلمان کہلاتے ہیں اور ان کے مذہب کا نام اسلام ہے اور پوری دنیا انہیں اسی نام سے جانتی اور پکارتی ہے، اگر اس کے بعد کوئی اور نبی آیا ہوتا تو اس کے ماننے والوں کا نام اسلام اور مسلمان نہیں ہوسکتا، نہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق ہے بلکہ ان کا مذہب دو دین اسلام اور مسلمانوں سے علیحدہ ہوگا۔ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اس لئے ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ان کا مذہب اسلام ہے، اس لئے قادیانیوں کو اسلام کا نام استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسلام کا نام استعمال کرکے وہ پوری دنیا کو دھوکا دیتے ہیں اور فراڈ سے کام لیتے ہیں وہ مسلمانوں کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں، ہم قادیانیوں سے کہتے ہیں کہ اگر وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانا چاہتے ہیں تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی سے برأت کا اعلان کریں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مان کر اسلام کی سچی اور ابدی تعلیمات پر عمل کریں اور اپنے لئے دنیا وآخرت کی کامیابی حاصل کریں ورنہ اپنے آپ کو غیر مسلم ڈیکلیئر کریں اور دھوکا وفراڈ سے کام نہ لیں۔

انگلینڈ ویورپ کے امیر مولانا حافظ محمد نگین صاحب نے کہا کہ قادیانیوں نے اپنا طریقہ واردات تبدیل کرلیا ہے، اب وہ یورپ وانگلینڈ اور مغربی ممالک میں اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور پوری دنیا میں پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ ہمارے انسانی حقوق چھینے جارہے ہیں جبکہ ہم کہتے ہیں کہ تم اسلام اور مسلمانوں کا نام استعمال مت کرو، اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کا نام نہ دو، اسلام کی اصطلاحات استعمال نہ کرو تم اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کرو، اپنی اصطلاحات بناؤ، دوسرے مذاہب کی طرح اپنی عبادت گاہوں کا نام علیحدہ رکھو تو ہمارا تم سے کوئی جھگڑا نہیں مگر تم لوگ ایک نیا دین گھڑو اور اس پر اسلام کا لیبل لگاؤ اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

مفتی سہیل احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلام کامل اور مکمل دین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ابدی وسرمدی ہیں، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کسی نبی کی ضرورت ہے اور نہ کسی کتاب کی۔ مسلمانوں کے لئے قرآن کریم اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کافی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نبوت کا منصب ایک عظیم منصب ہے اور یہ منصب کوئی اپنی محنت و

> ہندوستان میں پیدا ہوا اور پاکستان میں پروان چڑھا، اس لئے اس فتنہ کی سنگینی سے پاکستان کے علماء سب سے زیادہ واقف ہیں اور پاکستان کے علماء دینی اخوت اور اسلامی بھائی چارہ کے تحت برطانیہ اور یورپ کے مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہ کرتے ہیں

جدوجہد اور اپنی عبادت سے حاصل نہیں کرسکتا بلکہ یہ اللہ کا انتخاب ہوتا ہے اور اس منصب پر فائز ہونے والی شخصیت اپنی قوم اور اپنے زمانہ کی بلند ترین اور شریف ترین اعلیٰ شخصیت ہوتی ہے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ایک شریف آدمی ثابت کرنا بھی مشکل ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مفتی محمود الحسن نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی مجدد، کبھی محدث، کبھی ملہم ہونے کا دعویٰ کیا، پھر مہدی ہونے کا اعلان کیا، اس کے بعد مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا قرآن وحدیث سے مہدی اور مسیح علیحدہ علیحدہ شخصیت ہیں مگر مرزا نے ان کو ایک ہی بنا دیا اور پھر ظلی وبروزی نبوت کا گورکھ دھندا چلایا، مگر مسلمان ان کے دھوکے میں آنے والے نہیں، ہم اپنے اور اپنی آنے والی نسلوں کے ایمان کی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ نے کہا کہ قادیانی بہت مظلوم بنتے ہیں حالانکہ تمام عدالتوں نے ان کے خلاف فیصلے دیتے ہیں، آج تک بڑی یا چھوٹی عدالت میں کوئی بھی پٹیشن دائر کی گئی تو کسی بھی عدالت اور کورٹ کی طرف سے قادیانیوں کے حق میں فیصلہ نہیں آیا، اس سے آپ خود اندازہ لگالیں کہ آئینی طور پر یہ لوگ غلط ہیں اور یہ فیصلے علماء کرام کے نہیں بلکہ معزز ججوں کے فیصلے ہیں۔

کانفرنس کی پہلی نشست حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ قاری قمر الزماں نے تلاوت کی سعادت حاصل کی جبکہ حافظ ابوبکر نے بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ پہلی نشست سے قاری فیض اللہ چترالی، حافظ محمد ایوب، حافظ محمد اقبال، مولانا خلیل الغنی نے بھی خطاب کیا۔

دوسری نشست:

آج عاشقان رسول اور دیوانوں، پروانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت میں جمع ہوا ہے۔ کانفرنس عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور مسلمانوں کی نئی نسل کو قادیانیوں کی سازشوں سے آگاہ کرنے کے لئے منعقد ہورہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار ہندوستان کے مشہور عالم دین مولانا عبدالعلیم فاروقی نے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام تمام آسمانی مذاہب کا نچوڑ، اللہ تعالیٰ کی آخری ہدایت اور پوری کائنات کے لئے

رب العالمین کا کامل و مکمل دستور حیات ہے جو تمام شعبہ ہائے زندگی میں انسان کی راہنمائی کرتا ہے، انسانی ہدایت وراہنمائی کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، ہر ابتدا کی ایک انتہا ہوتی ہے، جب انسانیت بلوغ کو پہنچ گئی اور عقل انسانی میں پختگی کے آثار دکھائی دینے لگے اور روحانیت میں زیادہ سے زیادہ فیضان لینے کی استعداد پیدا ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے آخری رسول اور آخری نبی کو آخری ہدایت نامہ دے کر بھیجا اور سلسلۂ نبوت کو مکمل فرمادیا اور حکم ہوا کہ تمام بنی نوع انسان کو بتادو کہ: ''اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔'' (الاعراف) اور ساتھ ہی تکمیل دین کا اعلان کردیا گیا: ''آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔'' (المائدہ) چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ختم نبوت کا تاج سجایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک کے لئے ہے آپ جو کتاب لے کر آئے وہ قیامت تک آنے والے انسانوں کی راہنمائی کے لئے کافی ہے، آپ کے بعد نہ مزید کسی ہدایت نامہ، کسی کتاب کی ضرورت ہے نہ کسی شریعت کی، آپ کی ختم نبوت پر قرآن کریم کی متعدد آیات اور بے شمار احادیث دلالت کرتی ہیں اور اس مسئلہ پر امت کا اجماع چلا آرہا ہے، امت میں آج تک کبھی اس میں دورائے نہیں ہوئی اور نہ کبھی امت اس مسئلہ میں اختلاف کا شکار ہوئی ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ چونکہ اسلام کی اساس اور بنیاد ہے، اس لئے دشمنان اسلام کا سب سے پہلا حملہ اسی عقیدہ پر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد بلکہ آپ کی آخری حیات مبارکہ میں جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوئے، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کو نوچنے کی کوشش کی مگر امت محمدیہ نے ان کو اس ناپاک جسارت میں کامیاب نہیں ہونے دیا بلکہ دھرتی کے سینہ سے ان کا ناپاک وجود ختم کردیا اور جب کبھی کسی بدباطن نے آپ کی ردائے نبوت کو چھیننے کی سعی مذموم کی تو سرطان کی طرح اسے جسد ملت سے کاٹ کر پھینک دیا۔

مشہور مذہبی اسکالر علامہ ڈاکٹر خالد محمود نے کانفرنس کی کامیابی پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داروں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے اکابر نے ہمارے ذمہ تحفظ ختم نبوت کا کام سپرد کیا تھا

عقائد میں جہاں توحید، رسالت، آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح عقیدۂ ختم نبوت پر بھی ایمان لانا ضروری ہے، کیونکہ عقیدۂ ختم نبوت بھی اسلام کے بنیادی عقائد سے ہے جو شخص ختم نبوت کا انکار کرتا ہے، اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں رہتا

ہم آخر دم تک یہ فریضہ انجام دیتے رہیں گے، اس سے پہلے بھی ہم نے ہر محاذ پر کام کیا ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے کہا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے، اس کی تعلیمات ابدی اور اس کی ہدایت سرمدی ہیں، اسلام ہر دور میں ہر طبقہ کی راہنمائی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، آج روئے زمین پر اگر آسمانی راہنمائی اپنی اصلی اور درست شکل میں کسی کے پاس موجود ہے تو وہ صرف اور صرف مسلمان ہیں، اس آسمانی ہدایت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ صرف قرآن کریم کے ذریعہ ہی ممکن ہے، کیونکہ کوئی آسمانی کتاب کسی آسمانی مذہب کے ماننے والوں کے پاس اصل شکل میں محفوظ نہیں سوائے قرآن کریم کے، کیونکہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ، ایک ایک حرف ایک ایک حرکت کے ساتھ بعینہٖ اسی شکل میں محفوظ ہے، جس شکل میں وہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا اور انشاء اللہ قیامت تک اسی شکل میں باقی رہے گا؟ کیونکہ اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے، دشمنان اسلام بھی اس سے بخوبی واقف ہیں کہ تمام آسمانی کتابوں کے برعکس قرآن کریم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ محفوظ ہے، اس لئے وہ ہمیشہ اس پر اپنا غصہ اتارتے ہیں، کبھی قرآن کریم کی توہین کرتے ہیں، کبھی اسے جلاتے ہیں، کبھی اس کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہیں، کبھی اس قرآن کریم میں تحریف کی کوشش کرتے ہیں، کبھی اس کے مطالب و معانی کو اپنی مرضی کا لباس پہنا کر مسلمانوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ان کی بے بسی اور ذہنی پسماندگی کی علامت ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اسلام دشمن طاقتوں خصوصاً یہود و نصاریٰ کی سازشیں مسلسل جاری ہیں اور وہ نئے نئے حربے اور ہتھکنڈے مسلمانوں کے خلاف استعمال کرتے رہتے ہیں۔ قادیانیت دراصل یہودیت کا چربہ ہے اور قادیانیوں نے ہمیشہ یہود کے ایجنٹ اور آلۂ کار بن کر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور ان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر میدان میں ان کا مقابلہ اور ہر محاذ پر ان کا تعاقب جاری رکھے ہوئے ہے۔ تحریر و تقریر، مناظر و مباحثہ ہر سطح پر ان کا مقابلہ کیا، ان کے خلاف

بھرپور تحریک چلا کر انہیں پارلیمنٹ کے ذریعہ آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا، پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کے علاوہ 1987ء میں کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) کی عدالت میں بھی عدالتی جنگ میں انہیں شکست فاش دی۔

ہندوستان سے آئے ہوئے مہمان معروف مذہبی اسکالر مفسر قرآن مولانا انیس بلگرامی نے کہا کہ قرآن کریم نے اس عقیدہ ختم نبوت کو دو لفظوں میں واضح کیا ہے: اکمال، دوسرا اتمام کہ اس کی تعلیمات کامل و مکمل بھی ہیں اور تام بھی۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے صدقے اسلام کی تعلیمات کو عالمگیریت اور آفاقیت عطا کی ہے کہ تمام قوموں اور تمام علاقوں کے لئے ہے اور قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے ہے۔

مولانا حافظ ممتاز الحق نے کہا کہ ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں مسلمانوں کی تہذیب کا دوسری تہذیبوں سے ٹکراؤ ہے۔ اگر ہم نے یہاں اپنی شناخت اور پہچان کو برقرار نہ رکھا تو یہ تہذیبیں ہمیں نگل جائیں گی اور ہمیں اپنے دین پر باقی رہنا مشکل ہوجائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور ان پر عمل کریں، اپنے عقائد کی اصلاح کریں انہوں نے پاکستان میں بننے والی نئی حکومت سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ جہاں ملک میں معیشت اور امن وامان کو بہتر کرنے کے لئے اقدامات کریں وہاں ضروری ہے کہ وہ ایسے اقدامات بھی کریں، جن سے اسلامی اقدار کو فروغ ملے اور جو قوانین اسلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے حوالے سے ہیں جیسے امتناع قادیانیت آرڈی نینس، توہین رسالت کا قانون جن کو ختم کرانے کے لئے مغرب پورا زور لگا رہا ہے، ان قوانین کی حفاظت کی جائے اور ایسے اقدامات کئے جائیں کہ آئندہ کسی کو ان قوانین کو ختم کرنے یا ترمیم کرنے کی جرأت نہ ہو۔

مولانا محمد ابراہیم نے کہا کہ مغرب کے کلچر نے انسانی سوسائٹی کو اخلاقی انارکی اور ذہنی خلفشار سے دوچار کردیا ہے۔ انسانی قدریں برباد ہوگئی ہیں خاندانی نظام جو انسانی سوسائٹی کا بنیادی یونٹ ہے وہ بکھر کر رہ گیا ہے اور نئی نسل ان کے ہاتھوں سے نکلتی جارہی ہے، ان کی سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ وہ کیا کریں؟ ہم ان سے کہتے ہیں کہ اگر تم روحانی سکون چاہتے ہو، تم انسانیت کی اعلیٰ قدروں کو حاصل کرنا

قادیانیوں کو اسلام کا نام استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسلام کا نام استعمال کرکے وہ پوری دنیا کو دھوکا دیتے ہیں اور فراڈ سے کام لیتے ہیں وہ مسلمانوں کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں

چاہتے ہو تو آسمانی ہدایت کی طرف آؤ جو صرف اسلام کے پاس ہے اور آسمانی ہدایت کے مطابق تعلیمات دینے والے دینی مدارس ہیں۔ یہ دینی مدارس جن کو ختم کرنے کے لئے پورا مغرب زور لگا رہا ہے، یہ مدارس ہی ان اعلیٰ اخلاقی قدروں کی تعلیم دے رہے ہیں، جن کے لئے تم ترس رہے ہو۔ ان اعلیٰ اخلاقی قدروں کو ان مدارس نے نہ صرف یہ کہ محفوظ کر رکھا ہوا ہے بلکہ یہ اسے آئندہ نسلوں کی طرف اپنی تعلیم وتربیت کے ذریعہ منتقل کر رہے ہیں۔ اس لئے ان مدارس کو مٹانے اور ان کی مخالفت کرنے کے بجائے ان مدارس کی قدر کرو اور ان کو تحفظ دو۔

مولانا وقاص نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کی علامات بتائی ہیں کہ ان کا نام میرے نام پر، ان کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا وہ میری بیٹی فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا، مدینہ منورہ میں پیدائش ہوگی اور مکہ مکرمہ جائیں گے وہاں طواف کے دوران لوگ انہیں پہچان لیں گے، وہ خود سے مہدی کے ہونے کا دعویٰ نہیں کریں گے، ان علامات میں سے کوئی بھی علامت مرزا غلام احمد قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔

مولانا امین پانڈور نے کہا کہ ہمارا اس کانفرنس میں آنا مبارک اور علماء کے بیانات سے مستفید ہونا بہت اچھی بات ہے لیکن اس پر اکتفا کرلینا کافی نہیں بلکہ یہاں سے ختم نبوت کا پیغام لے کر جانا ہے اور اسے گھر گھر پہنچانا ہے اور اس کے خلاف کام کرنے والوں کا مقابلہ کرنا ہے اور سال بھر یہ محنت جاری رہنی چاہئے۔

کانفرنس کی اس دوسری نشست سے مولانا بلال پٹیل، مولانا عثمان، مولانا محمد علی، مولانا اشرف علی، مولانا نورالاسلام، بیلجیئم سے آئے مہمان قاری محمد یوسف، جرمنی سے آئے ہوئے ممتاز عالم دین مولانا محمد احمد، مولانا عبدالرشید ربانی نے بھی خطاب کیا۔ سید رفیق احمد شاہ، سید عزیز الرحمٰن شاہ، بلال طاہر چشتی، آصف رشیدی اور حافظ ابوبکر نے بارگاہ رسالت میں ہدیۂ نعت پیش کیا۔ قاری فراز نے تلاوت کلام پاک کی سعادت حاصل کی۔ خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

☆☆..........☆☆

دل کی اصلاح کے لئے دوکام

بیان: شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ
مرسلہ: مفتی محمد راشد ڈسکوی

دل کی اصلاح کے لئے دوکام:

اس کے لئے دوکام ہیں: ایک صحبتِ اہل اللہ اور دوسرا کثرتِ ذکر اللہ، آپ کو معلوم ہوگا، آپ خوب جانتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، اور عشرہ مبشرہؓ، اصحاب بدرؓ، اصحاب بیعت رضوانؓ، فتح مکہ سے پہلے اسلام لانے والے، فتح مکہ کے بعد ایمان لانے والے، رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب کون ہیں؟ صحابی ہیں، ہیں نا؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید تھے یا نہیں؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد تھے یا نہیں؟ لیکن نہیں کہا گیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادت مند ہیں، نہیں کہا گیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تلمیذ ہیں، شاگرد ہیں، کہا گیا تو یہ کہا گیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، یعنی کہ ذکر تلمذ کا نہیں ہے، حالاں کہ تلمیذ تھے، ذکر ارادت کا نہیں ہے، حالاں کہ مرید تھے، ذکر صحبت کا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور اس صحبتِ رسول کی بنا پر اللہ نے اُن کو وہ مقام عطا کیا ہے، وہ منصب عطا کیا ہے، وہ رفعت از خود عطا کی ہے کہ ان کے بعد کائنات میں کسی نبی کی امت کو وہ مقام نہیں ملا۔ تو یہ عظمت، یہ رفعت، یہ صحبت کی وجہ سے ہے، اُن کو صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل تھی، اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں، وہ فوت ہو گئے، ان کا انتقال ہو گیا، وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب کس کی صحبت اختیار کی جائے؟ صحابہؓ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی تھی، اور نبی کی صحبت سے وہ اس مقام پر پہنچے، تو قرآن نے اس کا حل بیان کیا، ﴿یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ﴾ (التوبۃ:۱۱۹) یہ ہے حل، کیا؟ کہ ﴿یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ تقویٰ اختیار کرو، اور صادقین کی معیت اختیار کرو، اچھی طرح سمجھ لو کہ تقویٰ اختیار کرو گے تو رفعت ملے گی، تقویٰ اختیار کرو گے تو عزت ملے گی، قرآن کہتا ہے کہ: ﴿إِنَّ أَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاکُمْ﴾ (الحجرات:۱۳) تقویٰ اختیار کرو، صحابہؓ کو عزت ملی، صحابہؓ کو رفعت ملی، تم عزت و رفعت چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو۔

صادقین قیامت تک باقی رہیں گے:

اور آگے ہے: ﴿وَکُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ﴾ یہ قرآن کی آیت ہے؟ قیامت تک کے لئے ہے؟ یا اُسی زمانے کے لئے تھی؟ اگر قیامت تک کے لئے ہے تو اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صادقین بھی قیامت تک باقی رہیں گے، اگر یہ آیت قیامت تک کے لئے ہے اور یقیناً ہے اور اس میں اس کا حکم دیا گیا ہے کہ صادقین کی معیت اختیار کرو، تو اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ صادقین کی جماعت بھی قیامت تک باقی رہے گی۔ ان (صحابہؓ) کی معیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی، یہاں یہ معیت صادقین کے ساتھ ہے۔

معیت وصحبت کے عجیب اثرات:

آپ کو معلوم ہے کہ یہ جو معیت ہوتی ہے، اس کے بڑے عجیب اثرات ہوتے ہیں، آپ کو یاد ہوگا، آپ نے ضرور پڑھا ہے کہ "کل مولود یولد علی الفطرة" ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر صحبت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بچہ مجوسی بن جاتا ہے، صحبت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بچہ عیسائی بن جاتا ہے، ماں باپ یہودی ہیں، ماں باپ عیسائی ہیں، ماں باپ مجوسی ہیں تو فطرتِ اسلام پر پیدا ہونے والا بچہ ان کی صحبت میں رہتا ہے، صحبت میں رہتے رہتے فطرت بدل جاتی ہے اور فطرت کے بدلنے پر وہ بچہ مسلم بننے کی بجائے یہودی، عیسائی اور مجوسی بن جاتا ہے۔

ہم نے بخاری شریف میں پڑھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ایک صحبت ہوتی ہے عطار کی اور ایک صحبت ہوتی ہے لوہار کی، عطار جو ہوتا ہے، اگر آپ اس کے پاس جائیں گے، اگر اس نے خوشبو آپ کو نہ دی، اس نے آپ کے بدن پر، آپ کے کپڑوں پر، آپ کے ہاتھ پر نہ لگائی تو کم از کم وہاں بیٹھ کر خوشبو سونگھنے میں تو آئے گی، کیا نہیں آئے گی؟ اس سے دل و دماغ کو راحت حاصل ہوگی، اس سے دل و دماغ کو سکون ملے گا، لوہار کے پاس جائیں گے، تو اس کے پاس بھٹی میں آگ لگی ہوئی ہوگی، آپ کے کپڑے اگر نہیں جلیں گے، آپ کا بدن اگر نہیں جلے گا، تو کم از کم اس کی بدبو سے دماغ تو خراب ہوگا، یا نہیں ہوگا؟ صحبت کا اثر ہوتا ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "المرء علی دین خلیله، فلینظر أحدکم من یُخالل"

آدمی اپنے دوست کے طریقے پر ہوتا ہے، تم دیکھو کہ کس کو دوست بناتے ہو۔

صحبت کے یقینی اثرات:

تو میرے عزیزو! اگر یہودیوں کی، نصرانیوں کی اور مجوسیوں کی صحبت میں بیٹھ کر فطرت اسلام پر پیدا ہونے والے بچے میں تبدیلی آجاتی ہے یا نہیں آجاتی؟ تو بتاؤ خدا کے بندو! کہ اللہ والوں کی صحبت میں رہو گے تو تمہارے اندر تبدیلی آئے گی یا نہیں آئے گی؟ لیکن عمامہ ہے، شاندار جبہ ہے، ٹخنوں سے اونچی شلوار ہے، کندھے پر سفید رومال ہے، بڑی دلکش عصا ہے، تو کیا یہ بن گیا؟ نہیں، دوستو! نہیں، اس طرح نہیں، یہ بننے کے طریقے نہیں ہیں، بننے کا طریقہ کیا ہے؟ مٹادو اپنے آپ کو، یہ انا ختم کردو، یہ دورہ حدیث کے طلبا جانتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پکڑ انا پر ہوئی، حضرت بلال حبشیؓ کی گرفت انا پر ہوگئی، اب جناب عالی! ہم انا کے خول میں دب چکے ہیں، اس سے نکلوا اپنے آپ کو، آپ کا ظاہر کیسا ہے؟ آپ کا باطن کیسا ہے؟ یقیناً میں دھوکہ کھا جاؤں گا، میرے ظاہر اور باطن سے آپ دھوکہ کھا سکتے ہیں، مگر مجھے یہ بتاؤ کہ اللہ بھی دھوکہ کھا سکتے ہیں؟ اپنے اور اللہ کے معاملے کو ٹھیک کرو، تاہم یہ آخری بات تھی جو میں نے آپ سے گزارش کی کہ اللہ والوں کی صحبت اختیار کرو، وہ موجود ہیں اور رہیں گے، اس لئے قرآن نے ان کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور قرآن قیامت تک کے لئے ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی نظر میں وہ قیامت تک باقی رہیں گے۔

ذکر اللہ کی کثرت کریں:

ذکر اللہ کا اہتمام کریں، ذکر اللہ کے حوالے سے آپ علماء کے بڑے قیمتی بیانات سنیں گے، بڑی بڑی قیمتی باتیں آپ کو سننے میں ملیں گی، میں بھی کئی کئی مرتبہ اس عنوان پر بیان کیا کرتا ہوں، لیکن آج میں آپ سے ایک اور عنوان سے بات کرتا ہوں، قرآن نے کہا ہے ﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ﴾ (العنکبوت:۴۵) اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے، ایک بات، دوسری بات یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ کل کائنات، یہ پوری کی پوری دنیا، اس کے پہاڑ، اس کے سمندر، اس کے میدان، اس کے کوہسار، اس کے درخت، اس کے کھیت، اس کی ہر چیز اللہ کا ذکر کرتی ہے، ایک میں نہیں کر رہا اور آپ نہیں کر رہے اور جب تک یہ ذکر رہے گا، یہ دنیا رہے گی اور جب یہ ذکر نہیں رہے گا، یہ دنیا نہیں رہے گی۔

قیامت تک اللہ کا نام لیا جاتا رہے گا:

حدیث میں ہے: "لا تقوم الساعۃ حتی لا یقال فی الأرض، اللّٰہ اللّٰہ" ... قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اللہ اللہ کا ذکر نہ بند ہو جائے، اب میں کہہ رہا ہوں کہ ہر چیز اللہ کا ذکر کرتی ہے، قرآن نے فرمایا ہے: ﴿إِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ﴾ (الاسراء:۴۴)... ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہے تم ان کی زبان جانتے نہیں ہو۔" آپ کو نہیں معلوم، درخت ہوتا ہے، سر سبز شاخیں ہوتی ہیں، وہ اللہ کا ذکر کرتی رہتی ہیں اور جب اللہ کا ذکر بند ہو جاتا ہے تو وہ شاخیں سوکھ جاتی ہیں، ان کے پتے ٹوٹ کر نیچے زمین پر گر جاتے ہیں، تو یہ کہنا اپنی جگہ پر بالکل حق صحیح اور درست ہے کہ کائنات پوری کی پوری اللہ کے ذکر میں مشغول ہے، یہ اور بات ہے کہ ان کی زبان ہم نہیں جانتے، ان کے ذکر کا ہمیں علم نہیں ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ ☆☆

ضلع ملیر میں تحفظ ختم نبوت پروگرام

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام گلشن حدید جامع مسجد توحید فیز (۱) میں مولانا ولی اللہ ہزاروی مدظلہ کے زیر نگرانی تحفظ ختم نبوت پروگرام ۸/ جون بروز ہفتہ بعد نماز مغرب کا آغاز حافظ محمد سلیم کی تلاوت سے ہوا، ہدیہ نعت حافظ رشید احمد نے پیش کی۔ پروگرام کی پہلی نشست سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاضی منیب الرحمٰن مدظلہ نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر ہمارے اکابرین نے بے شمار قربانیاں دی ہیں اور یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ ہم صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس عقیدے کے تحفظ اور بقا کا ہر حال میں فریضہ سرانجام دیں گے، جان تو جاسکتی ہے، مگر اس عقیدے پر سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا۔ پروگرام کی دوسری نشست بعد عشاء ہوئی، تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری احسان اللہ نقشبندی مدظلہ نے حاصل کی اور نعت مولانا احسن راجہ نے پیش کی۔ آخری خطاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ فتنوں کے اس دور میں اگر ہم نے اپنے موجودہ نوجوانوں کے عقیدہ وایمان کا تحفظ نہ کیا تو اسلامی تاریخ ہمیں معاف نہیں کرے گی۔ ایمان کا مسئلہ حقیقتاً عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا مسئلہ ہے اور یہ ذمہ داری علماء کرام کے ساتھ ساتھ عام مسلمانوں پر بھی عائد ہوتی ہے کہ نئی نسل کی عصری تعلیم کے علاوہ اسلامی تعلیم وتربیت پر بھی خصوصی توجہ دیں۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد اسحاق مصطفی مبلغ ختم نبوت ضلع ملیر نے ادا کئے۔ اہل محلّہ اور علاقہ گلشن حدید کے کارکنان ختم نبوت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مہمانان علماء کرام میں مولانا ثناء اللہ، مولانا حسن ربانی، مولانا حفیظ اللہ، مولانا سرفراز، مولانا عبدالباسط، مولانا مطیع اللہ، مولانا اکرم شاہ شیرازی، مولانا شیر محمد، مولانا طارق محمود قاسمی، مولانا عبدالرحمٰن، مفتی مبشر ابراہیم نے شرکت کی۔ انتظامات کے حوالہ سے بھائی شاہ، بھائی شفیق، بھائی شہریار، بھائی عبدالباسط، بھائی بلال نے بھرپور محنت کی اور یہ پروگرام مولانا قاضی احسان احمد کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ اللہ رب العزت اس پروگرام کو علاقہ گلشن حدید کے عوام کے لئے خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے۔

ظلم کرنے والوں کو پروانۂ معافی!

عبدالرحیم ندوی

غارِ حرا کی روشنی میں چمکے دس سال پورے ہورہے ہیں، سراج منیر گم کردہ راہوں کو سیدھی راہ دکھانے میں مصروف ہے، بازاروں میں، میلوں میں جاجا کر مشعل دکھا رہا ہے، نصیبہ والے ایک ایک کرکے اس آفتاب عالم تاب کی کرنوں سے نہاں خانۂ دل کو منور کررہے ہیں، بدنصیب وہ ہیں جو اجالے سے بھاگے ہیں، روشنی سے بدکتے ہیں، ان کی تیرہ بختی کا کوئی ٹھکانہ ہے جو سورج کے سامنے آنکھیں موند لیتے ہیں بلکہ اس کی خیرہ کن شعاعوں کو بجھانے کے درپے ہیں، لیکن جن کی نگاہیں اس سے چار ہوگئیں ہیں کیسے اس کا انکار کرسکتے ہیں؟، جنہوں نے آگ کی حرارت محسوس کرلی ہے، کیسے اس کو جھٹلا سکتے ہیں، چاہے ان کو جلتی ریت پر لٹاؤ یا دہکتے انگاروں پر سلاؤ، ناک میں دھونی دو یا گلے میں رسی باندھ کر گلی کوچوں میں گھماؤ، وہ تو سورج کی روشنی اور آگ کی حرارت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔

قریش مکہ ہیں کہ ایجابی، سلبی، منفی و مثبت، ترغیبی و ترہیبی ہر طرح کی کوشش کیے جارہے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا مشن ترک کردیں لیکن ابھی تک اصحاب محمد کی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت نہیں کرسکے ہیں، شاید ان ظاہر بینوں کی نگاہ میں ابوطالب کا وجود مانع ہورہا ہے، لیکن نبوت کے دسویں سال یہ سہارا بھی جاتا رہا، یعنی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جو ٹوٹے دل کو ڈھارس بندھانے والی، اور چچا ابوطالب جو ظاہری سہارا تھے یکے بعد دیگرے داغ مفارقت دے جاتے ہیں۔

اب قریش مکہ کے لئے راستہ بالکل صاف ہوگیا، وہ جتنا چاہیں اپنے غیظ وغضب کی تسکین کریں، جس انداز سے چاہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ستائیں، کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے، چنانچہ قریش نے عزت پر، آبرو پر، جسم پر، جان پر، حملوں کی کوئی قسم باقی نہیں چھوڑی، غرض جو کچھ کرسکتے تھے سب کچھ کیا، ترکش کے ہر تیر کو آزمالیا لیکن یہ مرد خدا انہیں آندھیوں کے جھکڑ اور طوفان کے تھپیڑوں میں قندیل رہبانی روشن کرتا رہا، ایک دن خیال آیا کہ یہ تیرہ بخت نہیں سنتے، شاید دوسرے سنیں، یہ نہیں مانتے شاید دوسرے مانیں، کچھ یہی سوچ کر قریب کی بستی طائف کا رخ کیا، کار ہے نہ موٹر، گھوڑا ہے نہ خچر، ایک غلام کے سوا نہ کوئی رخت سفر، اسی بے سروسامانی کے عالم میں ستر پچھتر کلومیٹر کی مسافت طے کی، نہ جانے کتنی مشقتوں کا سامنا کرنا پڑا ہوگا، کیسی کیسی دشواریوں سے گزرنا پڑا ہوگا، لیکن نہیں معلوم کس طرح دل میں تمناؤں کا ایک شیش محل سجائے ہوئے حق کا یہ متوالا اس وقت کے مہذب اور قدرے متمدن لوگوں کے پاس پہنچتا ہے اور دس دن تک وہاں کے شرفاء و سربرآوردہ لوگوں کے سامنے کمال رافت ورحمت اور سوز وگداز کے ساتھ اپنا مدعا عرض کرتا رہا، لیکن انہوں نے نہ صرف یہ کہ بڑی بے دردی سے آپ کی دعوت کو ٹھکرادیا، بلکہ شہر کے اوباش لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگادیا، حفیظ جالندھریؒ نے بڑی اچھی تصویر کشی کی ہے:

بڑھے انبوہ درانبوہ لے کر دیوانے
لگے باران سنگ اس رحمت عالم پر برسانے

آہ! جو آگ میں پھاندنے والوں کی کمریں پکڑ پکڑ کر گھسیٹ رہا تھا، طائف میں اسی کو کمر کے بل گرایا جارہا تھا، پتھر مار مار کر گرایا جارہا تھا، گھٹنے چور ہوگئے تھے، پنڈلیاں لہولہان ہوگئیں تھیں، کپڑے معصوم خون سے سرخ ہوگئے، پائے مبارک خون سے بھر گئے، جوتیاں خون سے لت پت ہوگئیں، چلنا دوبھر ہوگیا، نوعمر رفیق زید بن حارثہ بے ہوشی کے عالم میں جس طرح بن پڑا تھا، ایک گڑھے کے پاس لے آئے جوتیاں نکالنی چاہیں تو خون اس طرح جم گیا تھا کہ ان کا نکالنا دشوار تھا، تفصیل کہاں تک بیان کی جائے، مختصر یہ کہ طائف میں جو کچھ ہوا وہ کبھی نہ ہوا تھا:

"کان اشد مالقیت منهم یوم العقبة اذا عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل۔"

اس اذیت کی ترجمانی سے زبان وادب قاصر اور اس کے ادراک سے ہمارے شعور عاجز ہیں، چنانچہ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بے ساختہ جو دعا نکلی اس کا لفظ لفظ انتہائی سوز وگداز میں ڈوبا ہوا ہے اور اس کی سطر سطر درد وکسک کی ٹیس سے پُر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا:

ترجمہ: "میرے اللہ! میں تیرے پاس اپنی بے زوری کا شکوہ کرتا ہوں،

تیرے آگے اپنے وسائل و ذرائع کی کمی کا گلہ کرتا ہوں، دیکھ میں انسانوں میں ہلکا کیا گیا ہوں، لوگوں میں یہ میری کیسی سبکی ہو رہی ہے، اے سارے مہربانوں میں سب سے مہربان مالک میری سن! میرا زور، میرا رب تو ہی ہے، مجھے تو کن کے سپرد کرتا ہے جو ہم سے دور ہوتے ہیں مجھے ان کے نزدیک کرتا ہے یا تونے مجھ کو، میرے سارے معاملات کو دشمنوں کے قابو میں دے دیا ہے؟ پھر بھی اگر مجھ پر تیرا غضب نہیں ہے تو مجھے ان باتوں کی کیا پروا، مگر کچھ بھی ہو میری سمائی تیری عافیت ہی کے دامن میں ہے، تیرے چہرہ کی وہ جگمگاہٹ جس سے اندھیریاں روشنی بن جاتی ہیں، میں اسی نور کی پناہ میں آتا ہوں کہ اس سے دنیا و آخرت کا سدھار ہے، مجھ پر تیرا غصہ بھڑکے اس سے پناہ مانگتا ہوں، مجھ پر تیرا غضب ٹوٹے اس سے تیرے سایہ میں آتا ہوں، منانا ہے اس وقت تک جب تک تو راضی نہ ہو، نہ قابو ہے نہ زور ہے، مگر اعلیٰ و عظیم اللہ ہی ہے۔"

سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی یہ فریاد جس نے پتھروں کو بھی پگھلا دیا، زمین و زماں کو رلا دیا، اس نے اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھی بھڑکا دیا، چنانچہ جبرئیل امین حاضر ہوئے اور عرض کیا: "قد بعث الیک ملک الجبال" اللہ نے پہاڑوں کو نہیں، پہاڑوں کے فرشتوں کو بھیجا ہے جو حکم دیں وہ بجا لائے گا، خود آپ فرماتے ہیں: پہاڑ کے فرشتے نے مجھے سلام عرض کیا اور کہا: "یا محمد! ذلک لک" آپ کو اختیار ہے، کس بات کا اختیار ہے؟ پتھروں کے مارنے والوں کا جواب پہاڑوں سے دینے کا اختیار ہے، لیکن اس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دینے کا اختیار ہے، لیکن اس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اینٹ کا جواب پتھر سے دیا؟

تاریخ شاہد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ ایمان نہیں لاتے تو امید ہے کہ ان کی نسلوں میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو خدائے واحد کے پرستار ہوں گے، شاعر کی زبان میں:

میں ان کے حق میں کیوں قہر الٰہی کی دعا مانگوں
بشر ہیں بے خبر ہیں، کیوں تباہی کی دعا مانگوں

نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو و درگزر اور دشمنوں کو قدرت کے بعد معاف کر دینے کا یہ ایسا نمونہ ہے جس کی مثال تاریخ انسانی پیش کرنے سے قاصر ہے، یہی وہ شخصیت ہے جس کو آج کی مہذب کہی جانے والی دنیا متشدد کہتی ہے، یہی وہ ذات ستودہ صفات ہے جس کو دور حاضر کے تعلیم یافتہ کہے جانے والے انتہا پسند کہتے ہیں، یہی وہ ذات بابرکت ہے جس کو حقوق انسانی کے علمبردار کچھ اور نام دینا چاہتے ہیں، اس کی تعلیمات کو انسانیت کے لئے خطرہ اور امن و امان غارت کرنے کا ذریعہ بتاتے ہیں۔

ذرا انصاف کیجئے! جو پتھروں کے جواب میں پہاڑوں پر قادر ہو پھر بھی عفو و درگزر سے کام لے، جو اپنے جانی دشمنوں کے سر قلم کرنے پر قادر ہو پھر بھی امان کا پروانہ سنائے، اس کو صلح و آشتی کا پیامبر نہ کہیں تو کیا کہیں؟ اس کی تعلیمات کو امن و امان کی تعلیمات نہ کہیں تو آخر کیا کہیں؟

اگر حقائق کو مسخ کرنے، سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ باور کرانے کا نام تہذیب و ثقافت اور تعلیم و ترقی ہے تو یہ تعلیم و ترقی انہیں کو مبارک ہو، دنیا اس سے کوسوں دور رہنا چاہتی ہے، اگر اس کے پاس گوش شنوا اور دل ہوشمند ہے تو وہ اسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو اپنا آئیڈیل اور نمونہ بنائے گی جس نے پتھر مارنے والوں کو دعائیں دیں، جس نے کانٹے بچھانے والوں پر پھول نچھاور کیے، جس نے اپنے جانی دشمنوں کو: "لا تثریب علیکم الیوم" کا مژدہ جانفزا سنایا، جس نے انسان تو انسان جانوروں تک کے ساتھ رحمت و شفقت کا درس دیا، انسانوں کو انسانیت کا سبق سکھایا، جس نے طاقت و قوت کا صحیح استعمال بتایا، جس نے عدل و انصاف جود و سخا، ایثار و قربانی، تواضع و انکساری، صدق و سچائی، راست بازی و راست گفتاری، عفو و درگزر، حلم و بردباری، حسن معاشرت و حسن معاملات جیسے شیریں الفاظ اور ان کے صحیح معانی سے روشناس کرایا، ورنہ دنیا ان الفاظ سے نا آشنا اور ان کے مفاہیم سے آج نابلد ہوتی:

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولیٰ کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

☆☆.................☆☆

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

رمضان کا مہینہ.... رحمتوں کا خزینہ

مولانا حسین احمد

زندگی کی قیمت:

وقت تیزی سے گزرتا جارہا ہے، ہر لمحہ انسان اپنی اصلی منزل کی طرف گامزن ہے، زندگی کٹتی چلی جارہی ہے، آج انسان جو عمل کرے گا کل اس کا بدلہ ملے گا۔ انسانی زندگی کی مثال کھیتی کی زمین کی طرح ہے کہ اس کا مالک اگر اس کی قدر کرے گا اور اس میں بیج بوئے گا، ہل چلائے گا، پانی پلائے گا، سردی گرمی کے حساب سے دیکھ بھال کرے گا تو کھیتی ایک دن لہلائے گی اور اپنے مالک کو خوش کردے گی۔ بالکل اسی طرح انسان اگر اپنی زندگی کو نیک اعمال میں صرف کرے گا، عبادات میں اپنے آپ کو مشغول رکھے گا تو کل قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں سرخرو ہوگا اور اگر خدانخواستہ اس زندگی کے لمحات کی قدر نہ کی تو بروز قیامت بڑی رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انسانی زندگی لمحوں، گھنٹوں، دنوں، ہفتوں، مہینوں اور سالوں کے ذریعے گزرتی رہتی ہے، بعض مواقع ایسے آتے ہیں کہ تھوڑے اعمال کے بدلے میں اللہ کی طرف سے بڑے بڑے انعامات ملتے ہیں، ان مواقع میں سے ایک موقع زندگی میں رمضان المبارک کا مل جانا ہے۔

رمضان کی فضیلت:

دنیا میں مختلف قسم کی تجارتیں ہوتی ہیں اور ان کے سیزن مقرر ہوتے ہیں، تاجر ہر کام چھوڑ چھاڑ کر اس سیزن میں اپنے آپ کو فارغ کرکے کماتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ چند دنوں کی محنت سے آنے والا نفع پورا سال فائدہ دے گا، اسی طرح ہر تاجر یہ چاہتا ہے کہ کم وقت میں فائدہ زیادہ ملے، سرمایہ کم لگے نفع بہت ہو، محنت کم ہو آمدن بسیار۔ بالکل اسی طرح آخرت کے تاجروں کے لئے رمضان المبارک کا مہینہ عبادات کا سیزن ہے، اس مہینہ میں تھوڑی عبادت کا اجر وثواب پہاڑوں کے برابر ملتا ہے، کم محنت پر اللہ کی طرف سے انعامات کی بارش ہوتی ہے، عبادات کی قدر اور بڑھ جاتی ہے، نیکیوں کی مقدار میں اضافہ ہوجاتا ہے، بندگی کا ماحول ہوتا ہے، دل نرم ہوتے ہیں، شیاطین قید ہوجاتے ہیں، جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، ملائکہ، رحمت کا نزول ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر روز معافی کا اعلان ہوتا ہے، اسی لئے مشائخ اہل اللہ اس ماہ میں اپنے آپ کو بالکل فارغ کرکے رات دن عبادات میں مشغول ہوجاتے ہیں۔

رمضان المبارک کی تیاری:

یہ مہینہ ایسا بابرکت ہے کہ رجب کے مہینے سے ہی اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگنا شروع فرمادیتے تھے:

"اللّٰھم بارک لنا فی رجب و شعبان وبلغنا رمضان۔"

ترجمہ: "اے اللہ! ہمارے رجب اور شعبان کو بابرکت بنادے اور ہم کو رمضان تک پہنچادے۔"

یعنی ہماری عمر اتنی دراز کردے کہ رمضان کو پالیں، یقیناً ایک مومن مسلمان کی خواہش بھی یہی ہوتی ہے کہ زندگی میں ایک بار رمضان مل جائے اور اس میں عبادت کرکے اپنے رب کی رضا حاصل کرلے اور کیوں نہ ہو کہ ایسے شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور مغفرت نہ حاصل کرے، فرشتوں کے سردار حضرت جبریل علیہ السلام کی بددعا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پر آمین ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کی بددعا ہی کیا کم تھی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین نے ہلاکت و بربادی کی دستاویز پر مہر لگادی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی ہلاکت سے محفوظ رکھے۔

مسلمانوں کی راتیں:

اسی لئے رمضان المبارک کا چاند نظر آنے سے پہلے ہی مسلمان اس کی تیاری شروع کردیتے ہیں، رمضان کی برکات کو سمیٹنے اور خیر وبرکات سے بہرہ ور ہونے کے لئے مستعد ہوجاتے ہیں، پھر جب امید بر آتی ہے اور رمضان کا چاند نظر آجاتا ہے تو تراویح میں ذوق وشوق کے ساتھ لگ جاتے ہیں۔ باجماعت مساجد، مدارس، شادی ہالوں، میدانوں اور مختلف شامیانوں میں صلوٰۃ التراویح کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ کہیں چھ روزہ، تو کہیں دس روزہ، کوئی پندرہ روزہ تو کوئی بیس راتوں میں تکمیل قرآن کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، اسی طرح مختلف تاریخوں میں لوگ اپنی روزانہ کی بیس تراویح میں

قرآن کریم مکمل سننے سنانے کی ترتیب بناتے ہیں، رمضان کے ختم ہونے تک تراویح پڑھتے رہنا تو ایک مستقل سنت ہے۔ ہر طرف قرآن کریم کی آواز گونجتی ہے۔ جن لوگوں کو اللہ نے حفظ قرآن کی دولت سے نوازا ہے، وہ اپنی منزل دہراتے رہتے ہیں اور اپنی زبان کو قرآن کریم کے یاد کرنے میں مشغول رکھتے ہیں۔ باقی لوگ بھی زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور زیادہ سے زیادہ مرتبہ قرآن کریم ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض معروف وغیر معروف مقامات پر درسِ قرآن کا سلسلہ بھی رہتا ہے۔

مسلمانوں کے روزے:

دو تہائی رات تک مختلف قسم کے ماحول ہوتے ہیں، کہیں درسِ قرآن، کہیں نوافل، کہیں تلاوت قرآن پاک، کہیں فضائل و مسائل رمضان کے عنوانات پر بیانات، پھر اس کے بعد چونکہ سحری کرنے کی فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے، ہر طرف سحری کا ماحول ہوتا ہے اور اگلے دن کے روزہ کی تیاری کرنے میں مسلمان مشغول ہوجاتے ہیں، پھر فجر کی اذان ہوتے ہی کھانا پینا بند کرکے مساجد کی طرف فجر کی نماز کی ادائیگی کے لئے جوق در جوق پہنچنا شروع کردیتے ہیں، جو غیر رمضان کی بہ نسبت قابل دید منظر ہوتا ہے۔ سارا دن اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بھوکا پیاسا رہنا، خواہشات کو ترک کرنا اگرچہ بغیر روزہ کے وہ حلال ہی کیوں نہ ہوں، لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی کو حاصل کرنے کے لئے یہ سب کچھ آسان ہے۔

شب قدر کی تلاش:

رمضان کے مہینہ میں ایک رات ایسی ہے جس کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے افضل ہے، اس رات کو شب قدر کہا جاتا ہے، اسی رات کی عبادت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے مسلمان آخری عشرے کا اعتکاف کرتے ہیں، اس رات کی تعیین میں علماء کرام کے درمیان اختلاف ہے اور اس سے متعلق کئی اقوال ہیں: جمہور علماء اہل سنت کے نزدیک رمضان کے آخری عشرہ کی کوئی بھی رات شب قدر ہوسکتی ہے۔ آخری عشرے کی ان دس راتوں میں بھی کسی رات کے متعین ہونے پر تو اختلاف ہے، مگر اعتکاف کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہر رات اللہ کی عبادت میں اپنے آپ کو مشغول رکھا جائے، کیا معلوم کون سی رات شب قدر ہو اور اللہ کی بارگاہ میں ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کے ثواب کے ساتھ لکھ دی جائے۔

راتوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور تراویح ادا کرنا، دن کو اللہ کی رضا کی خاطر بھوکا پیاسا رہ کر روزہ رکھنا اور شب قدر کی عبادت کا حاصل ہوجانا یا اعمال ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ انسان کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"من صام رمضان وقامه ايمانا واحتساباً غفرله ماتقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايماناً واحتساباً غفر له ماتقدم من ذنبه۔" (الترمذی)

ترجمہ: "جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے، رات کو قیام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے گئے اور جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی امید رکھتے ہوئے لیلۃ القدر میں قیام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے گئے۔"

حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر بندہ مومن مسلمان اپنے گناہوں پر ندامت کرتے ہوئے رمضان المبارک کی عبادات میں اپنے آپ کو لگائے رکھے تو اس کے صغیرہ اور کبیرہ تمام گناہ معاف ہوجائیں گے اور جب رمضان گزر جائے گا تو وہ شخص بالکل گناہوں سے پاک وصاف ہوجائے گا۔

دیگر عبادات:

اس کے علاوہ رمضان المبارک کے مہینہ میں کی جانے والی اور بہت سی عبادات ہیں، مثلاً: روزہ داروں کو افطار کرانا، سخاوت کرنا، مساجد کو آباد کرنا، نفلی اور مسنون اعتکاف کرنا اور اپنے رمضان کو چار چاند لگانے کے لئے صاحب استطاعت لوگوں کا بیت اللہ کی طرف سفر کرنا اور مدینہ منورہ کی بہاروں سے اپنے دامن کو بھرنا۔ اللہ رب العالمین ہم سب کو رمضان کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار کھارادر کراچی
فون: 2545573

معاصر دینی تعلیم اور عصر حاضر کے تقاضے

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

اسلام نے تعلیم و تعلم، درس و تدریس اور علم و معرفت کے سلسلے میں جو احکامات دیئے اور اس کی وجہ سے پڑھنے پڑھانے کا جو چلن اور رواج ہوا، اس نے دنیا کو جہالت کی تاریکیوں سے نکالا، قرآن کریم کے نزول کے ساتھ دور جہالت کا خاتمہ ہوا، مسلمان جہاں کہیں گئے، علم کا چراغ روشن کیا اور وہاں کی ضرورت کے اعتبار سے ایجادات و انکشافات میں ایسا حصہ لیا کہ بہت سارے علوم کے وہ بانی مبانی ہوگئے، یہ وہ دور تھا جب علم شاخ در شاخ نہیں ہوا تھا اور ایک فرد کے لئے ممکن تھا کہ وہ جامع معقول و منقول کی حیثیت سے سامنے آئے اور لوگ علوم و فنون میں اس کی گہرائی اور گیرائی سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں، اس زمانہ میں آج کی طرح علم دین و دنیا کی تقسیم نہیں تھی، اور ساری توجہ علم نافع کے حصول پر صرف کی جاتی تھی اور غیر نفع بخش علوم سے اللہ کی پناہ چاہی جاتی تھی، نفع بخش علوم کی حیثیت صدقۂ جاریہ کی تھی اور مخرب اخلاق علوم کی طرف کوئی جانا پسند نہیں کرتا تھا۔

پھر زمانہ کی قدریں بدلنے لگیں، علوم میں تنوع پیدا ہوا اور اس کا دائرہ بڑھتا چلا گیا، ایسے میں کسی ایک شخص کے لئے ممکن نہیں تھا کہ وہ تمام علوم پر یکساں دسترس رکھے، اسی طرح اداروں کے لئے بھی سارے علوم اور ان کی شاخوں کو پڑھنا پڑھانا دشوار تر ہوگیا، اس صورت حال کی وجہ سے عملی طور پر مختلف علوم و فنون کے لئے الگ الگ ادارے وجود میں آنے لگے: تا کہ ہر ادارہ اپنے موضوع پر پوری توجہ صرف کر سکے اور اس کے حاملین میں گہرائی اور گیرائی پیدا ہو سکے، اس سوچ نے تخصصات کے اداروں کو وجود بخشا اور مدرسہ اور اسکول کا مفہوم الگ الگ ہو گیا، عالم اور دانشور کی اصطلاح وجود میں آئی اور دونوں الگ الگ علوم کے نمائندہ سمجھے جانے لگے۔

یہی وہ زمانہ ہے جب دینی تعلیم کے لئے کثرت سے ادارے وجود میں آئے اور ان میں خالص مذہبی علوم کی تدریس ہونے لگی، یہاں کے فارغین نے دینی بنیادوں پر سماج میں کام شروع کیا، خدا بیزاری کے بجائے خدا شناسی کی ترغیب دی، انہوں نے "اجرت" کے بجائے "اجر" کی نیت سے کام کیا اور سماج و معاشرہ میں صالح قدروں کے فروغ کے لئے اپنی زندگی وقف کردی، مسلمانوں نے اس کی اہمیت کو کم اور غیروں نے زیادہ سمجھا، وہ ان اداروں کو بدنام کرنے کی منظم جدوجہد میں لگ گئے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے، ایک بڑا طبقہ دوسرے راستے سے مدارس کو بدنام کرنے پر تُل گیا اور انہوں نے معاصر دینی تعلیم کو عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کا نعرہ لگایا اور اس زور و شور سے لگایا کہ یہ عنوان بھی اہل علم و دانش کے لئے مرکز توجہ بن گیا، اس مضمون میں ہم اس حقیقت کا مختصراً جائزہ لیں گے کہ آج کے دور میں جو دینی تعلیم دی جارہی ہے، اسے عصر حاضر کے تقاضوں سے کس حد تک ہم آہنگ کر سکتے ہیں اور اس میں کتنی گنجائش ہے؟

معاصر دینی تعلیم کو ہم تین مراحل میں تقسیم کر سکتے ہیں، ایک بنیادی دینی تعلیم، دوسرے ثانوی اور تیسرے اعلیٰ دینی تعلیم، تینوں مراحل میں عصر حاضر کے تقاضے الگ الگ ہیں۔ سب سے پہلے ہم بنیادی دینی تعلیم کو لیتے ہیں، اس مرحلہ میں بچوں کو بنیادی دینی تعلیم عموماً مکاتب اسلامیہ کے ذریعہ فراہم کرائی جاتی ہے، یہ مکاتب مسجد کے تحت بھی چلتے ہیں اور کسی ادارے اور تنظیم کے جزوی یا کلی تعاون سے بھی، ان کے اوقات کہیں "صباحی" اور کہیں "مسائی" ہوتے ہیں، ان کے علاوہ بنیادی دینی تعلیم کے درجات تقریباً سبھی مدارس میں قائم ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ یہی مکاتب دور دراز کے دیہاتوں میں دینی شعور کی بقا اور قرآن و نماز سمجھنے سمجھانے میں کلیدی رول ادا کر رہے ہیں، ہمارا دانشور طبقہ ان کے طریقہ تدریس، مواد تدریس اور آلات تدریس کے حوالے سے سوالات اٹھاتا رہا ہے، واقعہ یہ ہے کہ ان تعلیمی اداروں میں اسکلز کی کمی ہے، پرانا طریقہ تدریس رائج ہے اور بچوں کو آج بھی جسمانی تعذیب کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، ان میں پڑھانے والے اساتذہ کی قابل قدر خدمات کے اعتراف کے باوجود یہ بھی حقیقت ہے کہ بیشتر جگہوں پر قرآن کریم صحت کے ساتھ پڑھنے پڑھانے کا رواج کم ہے "نورانی قاعدہ" پر محنت کے ساتھ مختلف اداروں کی طرف سے تدریب المعلمین کے کیمپ کے ذریعہ اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، ان اداروں کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کے معیار تدریس کو بڑھایا جائے، طریقہ تعلیم کو پرکشش بنایا جائے، لیکن ہمہ گیر تعلیمی مہم کے پروگراموں کی طرح گا بجا کر نہیں، بلکہ درس و تدریس کی

سنجیدگی کو بحال رکھتے ہوئے، ایسے اقدام کیے جائیں جس سے طلبا کھیل سے زیادہ تعلیم پر توجہ دینے لگیں، اس کے لئے وسائل فراہم کئے جائیں اور اساتذہ ایسے رکھے جائیں جن کی اخلاقیات سے طلبا کسب فیض کر سکیں، طلبا کے عادات واطوار کو صحیح رخ اور صحیح سمت دینے کے لئے یہ بہت اہم زمانہ ہے، اس عمر میں تعلیم کے ساتھ تربیت کی خاص ضرورت ہے، قرآن کریم میں بار بار تلاوت کتاب کے ساتھ تزکیہ کا ذکر کر کے یہی پیغام دینے کی کوشش کی گئی ہے، اس لئے اس مرحلہ میں بچہ کو قرآن کریم صحت کے ساتھ پڑھایا جائے، کلمہ، نماز اور دین کی بنیادی تعلیم پر توجہ مرکوز کی جائے اور اس کی تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے، کذب بیانی، چغل خوری، لعن طعن، گالی گلوج، ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے کا مزاج اسی عمر میں بنتا ہے، تھوڑی سی توجہ سے طلبا کے اندر اخلاق کریمانہ پیدا کیا جاسکتا ہے، اس مرحلہ میں ضرورت کے مطابق ٹیچنگ ایڈ وغیرہ کا بھی استعمال کرنا چاہئے۔

لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اساتذہ کا انتخاب سوچ سمجھ کر کیا جائے، صلاحیت کے ساتھ صالحیت پر بھی نظر رکھی جائے اور انہیں بقدر کفاف و ضرورت وظیفہ یا تنخواہ دیا جائے تا کہ وہ ذہنی سکون کے ساتھ اپنی اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برآں ہو سکیں، عموماً دیکھا یہ جارہا ہے کہ دیہاتوں میں امام و مؤذن اس شخص کو بنادیا جاتا ہے جو کسب معاش کے دوسرے ذریعوں پر قادر نہیں ہوتا، مؤذن نہ تو اذان صحیح سے دے پاتا ہے اور نہ امام نماز سے متعلق مسائل سے کلی طور پر واقف ہوتا ہے، انہیں حضرات کے ذمہ تعلیم و تعلم کا کام بھی سپرد کر دیا جاتا ہے، اس لئے بچوں میں قرآن کریم صحت کے ساتھ پڑھنے کا مزاج نہیں بنتا اور ان کے اخلاق وعادات بھی اساتذہ کی بے عملی سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

(ہمارے ہاں ہندوستان میں) بعض کونونٹ اور پرائیوٹ تعلیمی اداروں میں دینیات کے نام پر ایک گھنٹی ہوتی ہے، اس ایک گھنٹی میں خلوص کے ساتھ کام کیا جائے تو بہت کچھ ممکن ہے، لیکن عموماً یہ گھنٹیاں نام کی ہوتی ہیں، ان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ گارجین جو بنیادی دینی تعلیم کے سلسلے میں زیادہ حساس ہیں، اس حوالہ سے ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاسکے اور ان کے بچے بھی ادارہ کو مل سکیں، اس تاجرانہ ذہنیت کے باوجود اگر اساتذہ اس گھنٹی میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں تو ان اداروں میں بھی قرآن کریم اور کلمہ نیز ضروری ادعیۂ ماثورہ یاد کرائے جاسکتے ہیں اور تربیت کے لئے بھی ساز گار بنائی جاسکتی ہے۔

دوسرا مرحلہ ثانویہ کا ہے، اسکول میں اس مرحلہ میں دینیات کا تصور نہیں ہے، اس مرحلہ میں معاصر دینی تعلیم کا سہارا نظام مدارس اسلامیہ میں سمٹ جاتا ہے، نظامیہ مدارس میں یہ مرحلہ عربی اول سے شروع ہوتا ہے اور عربی پنجم، ششم تک چلتا ہے، اس مرحلہ میں ہمارے یہاں عربی قواعد کی تدریس پر خاص توجہ صرف کی جاتی ہے، نحو وصرف کی بنیادی کتابیں اور شروحات تک زیر تدریس آتی ہیں، فقہ وغیرہ کی بھی کچھ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں، اس مرحلہ میں طریقہ تدریس پر خاص توجہ کی ضرورت ہے، ہو یہ رہا ہے کہ طلبا میں کتاب فہمی سے زیادہ رٹنے رٹانے پر توجہ دی جاتی ہے۔ کہنا چاہئے کہ تدریس کا انداز، فن کی تدریس کا نہیں، کتاب کی تدریس کا ہوتا ہے، یہی حال دینیات سے متعلق دوسری کتابوں کا ہوتا ہے، کتابوں میں جو مثالیں دی گئیں اور جو جزئیات ذکر کر دی گئیں، وہی طلبا کو یاد ہوتی ہیں، اس طرز پر دوسری مثالوں اور دوسری جزئیات کی تلاش کی صلاحیت طلبا میں پیدا نہیں ہوتی، یا بہت کم پیدا ہوتی ہے، اس مرحلہ میں ضرورت ہے کہ فن کی تدریس کا مزاج بنایا جائے اور طلبا میں ایسی صلاحیتیں پیدا کر دی جائیں کہ ان میں دقت نظر بھی ہو اور وسعت نظر بھی۔

اس مرحلہ میں عصری تقاضے کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ انہیں عصری علوم کی تعلیم دی جائے، عصری علوم کے بعض مبادیات کا پڑھانا مفید معلوم ہوتا ہے، لیکن ہمیں یہاں یہ تفریق ضرور ملحوظ رکھنی چاہئے کہ ہمارا مقصد عصری علوم کی تدریس نہیں، علوم دینیہ کی تدریس ہے، یہ مدارس اسی کام کے لئے ہیں، ان کا تعلیمی مزاج، منہج اور مقصد متعین ہے، عصری علوم کو اس مرحلہ میں وسائل کے طور پر تو داخل کیا جاسکتا ہے، مقاصد کے طور پر نہیں، مثلاً پہلے ہم کانڈے کے قلم سے لکھتے تھے، پھر روشنائی والا قلم آیا، پھر مارکیٹ میں لیڈ پین استعمال ہونے لگا اور اب ان کے ساتھ کمپیوٹر بھی لکھنے کا ایک ذریعہ بن گیا ہے، یقیناً ہمیں اس کو سیکھنا چاہئے، بچوں کو سکھانا چاہئے، فقہ کے جن ابواب و مباحث کو سمجھنے کے لئے آج کی جدید اصطلاحوں کے سمجھنے کی ضرورت ہے اور جن کے بغیر عصر حاضر کے مسائل کی تفہیم، تشریح و تطبیق ممکن ہی نہیں، ان کو ضرور پڑھا دینا چاہئے، لیکن بقدر ضرورت ہی اس سے آگے نہیں، اس سے آگے بڑھنے پر بات مقصد تک پہنچ جائے گی۔

مدارس کے نظام تعلیم وتربیت کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے زوردار دلیل یہ بھی دی جاتی ہے کہ اس طرح ان کا معاشی نظام مضبوط ہو گا اور سماج میں ان کا مقام ومرتبہ فزوں تر ہو گا۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ دونوں باتیں محض بہلاوے کی ہیں، جن لوگوں نے مذہبی علوم میں دستگاہ پیدا کی، ان کی معاش بھی مضبوط ہے اور بغیر عصری علوم کے پڑھے ہوئے ان کا مقام ومرتبہ جو سماج میں ہے، اسے کھلی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے جو لوگ کمزور رہتے ہیں، ان کی معاش کہیں سے پڑھنے کے باوجود کمزور ہی رہتی ہے بلکہ اگر سروے کرایا جائے تو عصری علوم کے حاملین میں بے روزگاروں کا تناسب مدارس کے فارغین سے کئی گنا زیادہ نظر آئے گا۔ ☆☆☆

مرزا قادیانی اور نبوت

حضرت علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ

میرے ایک دوست نے مجھے یکم رمضان المبارک کو مرزا قادیانی کا اشتہار مورخہ ۲۰ر نومبر ۱۹۰۱ء (ایک غلطی کا ازالہ) دکھلایا، جس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا نبی و رسول و محمد رسول و خاتم الانبیاء ہونے کا اشتہار دیا ہے، اس اشتہار میں مرزا غلام احمد قادیانی نے دو باتیں بہت صحیح لکھی ہیں۔

اول یہ کہ مرزائی جماعت میں ایسے لوگ ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ اور دلائل سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی کتابوں کو بھی انہوں نے غور سے نہیں پڑھا اور صحبت میں رہ کر بھی تکمیل نہیں کی۔

ان لوگوں میں ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان بھی شامل ہے، جس نے ۱۰ر جون کے اخبار میں مرزا قادیانی کا نبی و رسول نہ ہونا پرزور عبارت میں تحریر کیا تھا:

''قادیان میں آنے والے مریدین کی درندگی، وحوشی طبعی، بدتہذیبی، باہمی بدکلامی، دشنام دہی بلکہ استعمال کلمات فحش کا ذکر مرزا نے اپنے رسالہ ''شہادۃ القرآن'' (خزائن، ج:۶، ص:۳۹۵) کے آخری اشتہار میں کیا ہے اور اس پر حکیم نورالدین کی نورانی تصدیق ہے کہ یہ لوگ درست ہونے کی بجائے قادیان میں آ کر اور زیادہ خراب ہوجاتے ہیں۔''

دوم یہ کہ نبی اور رسول بننے کا دعویٰ مرزا قادیانی کو مدت مدید سے ہے۔

امر دوم کے ثبوت میں مرزا قادیانی نے براہین کے حوالے بھی دیے ہیں۔ ان حوالوں سے اگر مرزا قادیانی کا مدعا اپنی نبوت کی قدامت کا اظہار ہو، تو یہ استدلال کچھ کمزور نہیں لیکن اگر اس سے مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کے سکوت سے ان کی قبولیت و تسلیم کے معنی نکالنے چاہتے ہیں تو یہ بالکل غلط ہے، کیونکہ جب مرزا قادیانی کو خود اقبال ہے کہ اس کے مریدوں نے بھی اس کی کتابوں کو نہیں پڑھا اور اس کے دعویٰ کو نہیں سمجھا تو عام مسلمانوں کا اس کی کسی کتاب کو نہ پڑھنا اور نہ سمجھنا باولی ثابت ہوگیا بلکہ یہ بھی ثابت ہے کہ براہین کے مندرجہ الہامات کو پڑھنے والوں نے سکون کے ساتھ نہیں دیکھا چنانچہ (براہین ص:۵۴۴، خزائن، ج:۱، ص:۶۵۱) سے آشکار ہے کہ مولوی غلام علی صاحب و مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری و مولوی عبدالعزیز صاحب امرتسری نے ان ہی دنوں ان کا سخت انکار کر کے ان الہامات کو مجانین کے خیالات بتلایا تھا۔

قارئین! مرزا قادیانی نے الہامات مندرجہ اشتہار کو مطبوعہ براہین بتلا کر اپنے دعویٰ کی بنیاد کو پانی تک پہنچایا ہے لیکن براہین سے اس مدعا کی تائید نہیں ہوتی، مثلاً آیت: ''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ'' کو (براہین، ص:۴۹۸، خزائن، ج:۱، ص:۵۹۳) پر دیکھو، مرزا قادیانی یوں لکھتا ہے:

''یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر مسیح علیہ السلام کے حق میں پیشگوئی ہے... اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے، تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام پھیل جائے گا۔''

اب مرزا قادیانی سے دریافت طلب ہے کہ براہین کے مندرجہ بالا بیان پر بھی آپ کو ایمان ہے یا نہیں کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے؟ لیکن اگر خود آپ مسیح ہیں، تو جسمانی طور پر سیاست ملکی کی عنان بھی ہاتھ لیجئے گا یا نہیں؟ اگر دونوں باتوں سے انکار ہے تو براہین کا حوالہ آپ کو کیونکر مفید ہوسکتا ہے؟ مثلاً: ''جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء'' کو دیکھو اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص:۳:

''میں تو حلہ انبیاء کے پہننے سے مراد نبی بن جانا بتلا دیا ہے۔''

اور براہین ص:۵۰۴، خزائن، ج:۱، ص:۶۰۱ ملخص پر لکھا ہے کہ:

''امت محمدیہ کے بعض افراد کو حلہ انبیاء عطا ہوتا ہے یہ لوگ نبی نہیں ہوتے، پر نبیوں کا کام ہدایت و وعظ ان کے سپرد ہوتا ہے۔''

براہین میں نبوت سے انکار اور اشتہار میں اقرار نبوت پر اصرار ہے اور ہر دو حالتوں میں تمسک ایک ہی الہام سے ہے۔

تیسری آیت: ''ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین'' پر غور کیجئے (ازالہ اوہام، ص:۵۷۵، خزائن، ج:۳، ص:۴۱۰ ملخص) پر اس آیت کے تمسک سے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک جز و اور اپنی نبوت کو غیر تامہ بتلایا تھا۔

اور اشتہار (ایک غلطی کا ازالہ ص:۸ ملخص) میں اسی کی دلیل پر "اپنا رسول اور محمد خاتم الانبیاء ہونا تحریر کیا ہے" میں حیران ہوں کہ جب اس کی سابقہ الہامی کتابوں اور حاشیہ اشتہار میں باہمی اس قدر تضاد و تناقض ہے تو مرزا قادیانی کو پہلی تصنیفات کے حوالہ جات کی کیونکر جرأت ہوئی ہے؟

اس ضروری تمہید کے بعد میں قارئین کو اشتہار کے چند مقامات پر خاص توجہ دلانا چاہتا ہوں، مرزا قادیانی اشتہار مذکورہ ص:۳ پر لکھتا ہے کہ:

"براہین احمدیہ میں: "محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم" موجود ہے اور اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔"

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی جو کفار کے لئے سخت تھے، انہوں نے ہرقل اور پرویز کی سلطنتوں کو فتح کیا تھا اور باہمی رحم ان میں ایسا تھا کہ نزع میں بھی خود پانی نہ پی کر دوسروں کو پلاتے تھے۔ مرزا قادیانی اپنے مریدوں کے باہمی برتاؤ کی شہادت تو شہادۃ القرآن میں دے چکا ہے۔ اب پبلک کو یہ دیکھنا باقی ہے کہ وہ شدت پر کفار کا کیا نمونہ دکھلاتا ہے؟

اس الہام کا حوالہ بھی براہین سے دیا گیا ہے، میں نے (براہین احمدیہ، ص:۵۱۹، خزائن، ج:۱، ص:۶۱۹) پر اس الہام کو دیکھا لیکن اس مقام پر صراحۃً تو ذکر کیا کنایۃً بھی مرزا نے تحریر نہیں کیا کہ کتابت مذکورہ بالا کے الہام میں اس کی ذات سے مراد لی گئی ہے۔ براہین تو کیا اور اس کے بعد متعدد الہامی کتابیں لکھیں، اپنی شرف و بزرگی کے مضامین سے بیسیوں ورق پُر کئے لیکن کسی جگہ بھی نہ کہا کہ میرا نام محمد رسول اللہ ہے۔

بے شک ۵ نومبر کے اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" سے پہلے ایسی لمبی خاموشی کے کوئی معنی ہونے چاہئیں؟

اب قابل غور بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو تصویر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے اور ظلی و بروزی طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنتا ہے۔

سوال یہ ہے: کہ الفاظ تصویر ظل اور بروز کے معانی ایک ہی ہیں یا جدا جدا ہیں اور اگر جدا جدا ہیں تو پھر مرزا قادیانی کس لفظ کے اعتبار و معنی سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے؟

تصویر کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت پاک سے کیا مناسبت ہوسکتی ہے اور شکل انعکاسی کو وجود باجود کے کمالات کیونکر مل سکتے ہیں؟ فتح مکہ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے اندر حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تصاویر کو دیوار پر بنے ہوئے دیکھا، اسی وقت ان تصاویر کو محو کروا دیا اور تصاویر بنانے والوں پر لعنت فرمائی۔

(بخاری ج:۲، ص:۶۱۳، کتاب المغازی)

اس سے واضح ہے کہ تصویر خواہ کسی نبی یا رسول کی بھی کیوں نہ ہو وہ بہرحال محو اور ازالہ کے لئے ہے... اب رہا ظلی طور پر محمد ہونا تو کیا کوئی شخص خیال کرسکتا ہے کہ کسی وجود کے سایہ میں بھی وہی کمالات موجود ہوتے ہیں جو شخص میں ہوتے ہیں؟ اگر نہیں تو ظلی ہوکر ہی مرزا قادیانی ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بن سکتا، کسی ظل کے تغیر پذیر و زوال گیر ہونے کے متعلق کہا ہے:

"سایہ کی طرح ہم نہ اِدھر کے... نہ اُدھر کے"

اہل عرب بھی سریع، زوال لاشی وجود کو ظل زائل سے تشبیہ دیا کرتے ہیں، کتب سیر میں کثرت طرق کے ساتھ یہ امر بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر و جود منور کا سایہ نہ تھا، شاید اس کی وجہ یہی ہو کہ کسی مدعی کو بطور مجاز بھی یہ کہنے کی جرأت نہ ہوسکے کہ میں ظل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، کیونکہ جس چیز کی حقیقت ہی موجود نہیں، اس کے لئے مجاز کیونکر استعمال ہوسکتا ہے؟

اب رہا بروزی طور پر مرزا قادیانی کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونا تو یہ بالکل ہی غلط ہے، نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ غلط ہے۔ مرزا قادیانی نے لفظ بروز کا استعمال کیا ہے، جس کے معنی لوگوں کو بہت کم معلوم ہیں، بروز کے معنی ظاہر ہونا اور باہر نکلنا ہے (منتخب اللغات) اور قرآن مجید میں اس لفظ کا استعمال آیات مندرجہ ذیل میں سے قبور مردوں کے نکلنے کے معنی یا اوٹ میں سے نکل کر سامنے آجانے کے معنی میں لیا گیا ہے۔

۱:... "وبرزوا للّٰہ الواحد القھار۔"

(سورۃ ابراہیم:۴۸)

۲:... "وبرزوا للّٰہ جمیعا۔"

(سورۃ ابراہیم:۲۱)

۳:... "یوم ھم بارزون لایخفی علی اللّٰہ منھم شیء۔" (سورۃ غافر:۱۶) سامنے آنے کے متعلق:

۱:... "ولما برزوا لجالوت۔"

(البقرہ:۲۵۰)

۲:... "قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیھم القتل الی مضاجعھم۔"

(آل عمران:۱۵۴)

۳:... "فاذا برزوا من عندک۔"

(النساء:۸۱)

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بروز اس کو کہتے ہیں کہ جو جسم چھپ گیا تھا، وہی آشکار ہوجائے، اوجھل جسم سامنے آجائے، پس یہ نہیں ہوسکتا کہ اس لفظ کا اطلاق ایک ایسے غیر شخص پر کیا جائے جو خود ہی شخصیت کے لحاظ سے اپنا غیر ہونا تسلیم کرتا ہو۔ بروز محمدی کے معنی تو صرف یہ ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے مرقد منور اور راحت گاہ

پاک سے اٹھ بیٹھیں جس کی بابت ہمارا ایمان ہے کہ ایسا واقعہ نفخ صور کے بعد ہی ہوگا۔ زیادہ تر غور کے قابل یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ظلی وانعکاسی و بروزی طریقوں پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن جانے کی فکر میں سیرت صدیق کا لفظ استعمال کیا ہے اور سیرت صدیق کی کھڑکی سے داخل ہونے والے کو چادر نبوت کا پہنائے جانا تحریر کیا ہے۔ (اشتہار مذکورہ صفحہ نفس)

پس ضروری تنقیح یہ ہے کہ چادر نبوت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی کبھی پہنائی گئی یا نہیں؟ اور صدیق امت کو بھی ظلی یا انعکاسی یا بروزی طور پر کسی دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کیا گیا یا نہیں؟ کیونکہ جب مشبہ بہ میں کوئی صفت حاصل نہ ہو اس وقت تک مشبہ کو اس کے ساتھ کوئی بھی وجہ تشبیہ نہیں ہو سکتی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے کمال فخر کا مقام ہے جس سے ان کا فنافی الرسول ہونا نکلتا ہے۔ جہاں قرآن مجید میں اللہ پاک نے بعثت رسول کی روایت فرما کر: ''ان اللّٰہ معنا'' کہا اور ان کی معیت کا اظہار فرمایا ہے ہم کو دیکھنا چاہئے کہ انہیں مقام پر ''معنا'' کا کیا نام رکھا گیا ہے؟ قرآن مجید نے تو جو لفظ استعمال کیا ہے وہ ''لصاحبہ'' ہے۔ اب مرزا قادیانی دیکھے جب صدیق امت میں اس مقام پر بھی جس کی توصیف قرآن مجید میں موجود ہے۔ اس سے بڑھ کر اور خطاب نہیں پا سکے تو پھر کوئی اور شخص یا خود آپ سیرت صدیقی کی کھڑکی سے داخل ہو کر کیونکر چادر نبوت اوڑھ سکتے اور نبی و رسول کہلا یا بن سکتے ہیں؟

مرزا قادیانی اسی اشتہار کے ص:۱۱، پر لکھتا ہے:

''یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار ہا دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں۔''

اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ بروزی رنگ میں بذات خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے ہیں، جس سے معلوم ہو گیا کہ مرزا قادیانی لفظ بروز کو تناسخ کے ہم معنی استعمال کرتا ہے، حالانکہ اہل تناسخ کا خود ہی رد اور تکفیر کر چکا ہے۔

(مرزا قادیانی کا مذہب یہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح دوسرے اجسام میں حلول کرتی رہتی ہیں اور اسی کا نام بروز ہے وہ اس عقیدہ کو رکن ایمانیہ میں سے سمجھتا ہے۔ (آئینہ کمالات، ص:۳۴۲، سے ۳۴۷ خزائن، ج:۵، صفحہ ایضاً) تک قابل ملاحظہ ہے، مرزا قادیانی نے اپنی بیوی کو ام المومنین کا خطاب دیا ہے۔ (نزول المسیح، ص:۱۳۹، ۱۴۷، خزائن، ج:۱۸، ص:۵۲۴) اب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے رنگ میں بروز فرمانے میں کچھ دیر نہ ہوگی)۔

مرزا قادیانی سے دریافت طلب اس فقرہ کے متعلق یہ ہے کہ کیا تجھ سے پیشتر بھی کوئی شخص بروزی رنگ میں نبوت محمدیہ سے مشرف کیا گیا ہے؟ اگر کوئی شخص ایسا گزرا ہو اور اسے آج تک مسلمان سمجھا جاتا ہو تو اس کا نام پیش کرنا چاہئے اور اگر نہیں تو مرزا قادیانی نے یہ امکان کہاں سے قائم کیا؟ اور جب ہزاروں اشخاص ایسے ہو سکتے ہیں تو اپنا نام محمد خاتم الانبیاء کیونکر تجویز فرمایا؟ مرزا قادیانی کو خدا سے ڈرنا چاہئے کہ اس انداز کلام سے تم نہ صرف اپنے لئے حصول نبوت کے خواستگار ہو بلکہ زمان مستقبل کے واسطے بھی ہزاروں شوخ دیدہ لوگوں کے لئے جن میں دین و دنیا کی غیرت نہیں ہوتی ادعائے حصول نبوت محمدیہ کا دروازہ کھولتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے اسی اشتہار ص:۵، پر اپنا نام ''نبی'' تجویز کر کے لکھا ہے کہ:

''میرا نام محدث نہیں ہو سکتا کیونکہ تحدیث کے معنی کسی کتاب لغت میں اظہار غیب نہیں مگر نبوت کے معنی اظہار غیب ہے۔''

قارئین کرام! توضیح المرام میں جس کے ٹائٹل پیج پر بھی الہامی چھپا ہوا ہے۔ مرزا قادیانی ''توضیح المرام'' ص:۱۸، خزائن، ج:۳، ص:۶۰ پر لکھ چکا ہے:

''اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔''

مرزا قادیانی! ان ہر دو فقرات کو دیکھو اور بتلاؤ! (ان کو قسم کھانے پر بھی مجبور نہیں کیا جاتا) کہ الہامی کتاب میں تم نے خدا کی طرف سے محدث ہو کر آنا لکھا تھا اور محدث کا ایک معنی سے نبی ہونا۔ اب اشتہار میں تم چاہتے ہو کہ تمہارا نام محدث نہ رکھا جائے اور ایک معنی کی شرط بھی اٹھا کر صرف ''نبی'' کہا جائے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ جواب سے پیشتر توضیح (حوالہ مذکور) کی یہ عبارت بھی پڑھ لو:

''محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے، گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں، تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہوتا ہے۔''

براہ مہربانی بتلاؤ کہ اب جو تم نے نبی و رسول بن کر نبوت محمدیہ کا دعویٰ کیا ہے تو تمہاری پہلی نبوت ناقصہ و نبوت جزئیہ میں کیا کسر تھی اور اب وہ کیونکر پوری ہو گئی؟ دونوں حالتوں کا موازنہ بصراحت دکھلانا چاہئے۔ رہا یہ امر کہ محدث پر غیب ظاہر ہوتا ہے یا نہیں سو توضیح المرام میں تم نے لکھا ہے کہ ''محدث'' پر امور غیبیہ ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر اشتہار کی عبارت سچی ہے اور تحدیث کے معنی کسی کتاب لغت میں اظہار غیب نہیں، تو تم نے الہامی کتاب میں یہ معنی کیونکر لکھ دیئے تھے؟ اور اگر الہام نے یہ معنی بتلائے تھے تو اب اس سے انکار کرنے کی کیا ضرورت قوی آپڑی ہے؟

(جاری ہے)

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت عطائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے۔ میرے بھائیو! صحیح علاج کے لیے دوا کے ساتھ ساتھ تدبیر و غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ خونی بواسیر ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ بھی کھائے جائیں اور پھر شفا کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تیزابیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے شوگر کی تحریک میں گھی کا کھانا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ میرے بھائیو! صحت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت، تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران کم از کم ایک لاکھ ملکی و غیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں، دو ایوارڈ اور ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدانخواستہ آپ یا آپ کا جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ ان شاء اللہ شفائے کاملہ و عاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور دوائی نہیں ہے کوئی زہریلی دوائی نہیں ہے کوئی کشتہ شدہ دوائی نہیں ہے کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروا لیں۔ ہمارے چند مفید کورسز کی قیمتیں درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس	نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس	نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس
1	شوگر	1000	11	اعضاء کا سن ہونا	2000	21	تبخیر معدہ	3000
2	آنتوں کے زخم	1500	12	اٹھرا	3000	22	مرگی	3000
3	ایڈز	1500	13	گنٹھیا	3000	23	دل کے والو بند ہونا	5000
4	اولاد نرینہ	1500	14	کیرا	3000	24	اعصابی کمزوری	5000
5	دل کا دورہ	2000	15	پھل بہری	3000	25	تھیلیسیمیا	10000
6	سوکڑہ	1000	16	بلڈ پریشر	2000	26	بانجھ	3000
7	عصابہ	1500	17	نقرس	3000	27	بال سفید ہونا	3000
8	شقیقہ	1500	18	وجع المفاصل	3000	28	سنگرہنی	5000
9	خواب میں ڈرنا	1500	19	تحجر المفاصل	3000	29	استسقاء	5000
10	دمہ	2000	20	بال گرنا	3000	30	ہیموفیلیا	10000

☆ کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔
☆ ملاقات کرنے کے لیے فون پر پہلے وقت لے لیں۔
☆ شناختی کارڈ نمبر: 35103-1466875-3
☆ اکاؤنٹ نمبر حبیب بینک (عمرآباد)
13487900227901
☆ اکاؤنٹ نمبر میزان بینک (چونیاں)
7001-0101053034
☆ اکاؤنٹ نمبر UBL ومنی: 0345-7545119
☆ ای میل
hakeemakarim_bhatti@yahoo.com

حکیم عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی حبیب آباد، تحصیل چونیاں، ڈویژن لاہور۔ فون: 0321-7545119,0345-7545119

ابراہیم جی گروپ اب پیش کرتے ہیں

گھریلو اور تجارتی جنریٹرز (پیٹرول، ڈیزل، گیس) کی مرمت

Repairing & Maintenance of residential and commerical Standby Generators

1KVA سے 10KVA تک کے جنریٹرز کی فروخت اور بعد از فروخت سروس۔

گیس کٹ کی تنصیب

ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ بنیادوں پر جنریٹرز کی باقاعدگی سے دیکھ بھال۔

مساجد و مدارس کیلئے خصوصی رعایت

ابراہیم جی کی ٹیکنیکل ٹیم پوری طرح سے ماہرانہ اور پروفیشنل طرز پر
آپ کو بہترین اور تسلی بخش خدمات فراہم کرے گی۔

پتہ: آفس نمبر 5، پلاٹ نمبر 12-C، نشاط کمرشل-7، فیز DHA-6، کراچی

کال کرنے کیلئے: 0345-8248572

نماز کی ضرورت!

مفکر احرار محترم جناب چوہدری افضل حق مرحوم نابغہ روزگار شخصیات میں سے ایک عظیم نام ہے، نامور ادیب اور مایہ ناز قلم کار تھے، آپ کی علمی کاوشوں میں سے ایک مقبول عام کتاب "دین اسلام" ہے، جسے افادۂ عام کے لئے ادارہ کی طرف سے پیش کیا جارہا ہے۔

چوہدری افضل حق

"سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ"
الٰہی تیری پاکی اور تیری تعریف کے ساتھ تجھے یاد کرتا ہوں۔

اس بات پر غور کرتے عمر گزری تھی کہ صبح وشام دو وقتوں کے ملاپ پر چڑیاں پتوں کی اوٹ میں چہچہاتی ہیں، دل کے کانوں سے سنا کہ وقت کی رنگینی سے سرشار ہوکر میری طرح کیفیتوں میں کھو کر بے ساختہ "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ" پکار اٹھتی ہیں، میں نے محسوس کیا کہ سب ہی چرند و پرند پروردگار کے حضور میں یوں حمد وثنا کے تحفے پیش کرتے ہیں۔ شیطان نے کہا: یہ شاعرانہ مبالغے ہیں اور علم و عقل میں پھوٹی کوڑی سے کم قیمت رکھتے ہیں۔ اس دنیائے محسوس میں خدائے نادیدہ کو پوجنے کا زمانہ گیا، عقل کے پیچھے لٹھ لئے نہ پھرو، پہلے تو میں بے یقینی سے "لا" کے مقام پر پہنچ گیا، پھر میرے سامنے ابر رحمت کا بادل جھوم کے اٹھا، گھر کر آیا، جی بھر کر برسا، سفید و شفاف موتیوں کی لڑیاں اس خوبصورتی سے باغیچہ کے گل بوٹوں پر گریں کہ پھول پتیاں منہ دھوئے بچوں کی طرح نہا کر نکھر کر مسکرانے لگیں۔ آن کی آن میں چھاجوں مینہ برسا، زمین نے چاندنی کی ردا اوڑھ لی، چلتے پھرتے پانی میں گرتی پڑتی بوندوں نے کسی ردا مخلوق کے لئے ہر طرف حباب کے بلوریں خیمے گاڑ دیئے۔ ابر محیط نے پل بھر میں ندی نالے بہادیئے، میرے کفر کی سیاہی دھل گئی، دل نے کہا: اس بارانِ رحمت کا پروردگار کوئی نہیں؟ جس نے دیکھتے دیکھتے دنیا کی جہنم کو جنت کا گوشہ بنادیا، زبان بے ساختہ پکار اٹھی: "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ"

آج باغوں میں جھولے پڑیں گے، محبت کی پینگیں بڑھائی جائیں گی، پاک صورت اور نیک سیرت دیہاتی لڑکیاں معصوم محبت بھرے گیت گائیں گی، کہاں رہگزر ہے، جس کے سینے میں ان کے مدھ بھرے گیتوں کو سن کر ہول نہ اٹھے، ابر کے سایہ میں آموں کی ڈالی پر بیٹھی کوئل کیسی میٹھی بانی بولتی ہے۔ کیا ان دل کی دنیا میں ہل چل مچادینے والی سروں اور آوازوں کا پروردگار کوئی نہیں؟ انسان پر جوانی میں جو جوبن چھا جاتا ہے، بہار میں پھولوں پر جو رنگ آجاتا ہے، اس کو کسی نے دیکھا، بھینی بھینی خوشبوؤں کو جو باد بہاری کے کندھے پر اڑی اڑی پھرتی ہیں، کسی نے سونگھا، کیا رنگ و بو کی یہ دنیا جو ہزاروں جلووں کی جنت گاہ ہے، کسی مصور کی سحر کار انگلیوں کی طرف اشارہ نہیں کرتی؟ پہاڑوں کو سبزہ نے پری بناکر سامنے کھڑا کردیا، دریاؤں کی چاندی کی دھاریں ان کے دامن میں بل پیچ کھاتی میدانوں میں نکل جاتی ہیں، سنہری پروں والے طائر ادھر ادھر اڑتے پھرتے ہیں، کچھ سبز پتوں کی چلمن کے پیچھے بیٹھے سامنے پھیلے ہوئے نظاروں کو دیکھ کر باغ باغ ہورہے ہیں، اے ان حسین نظاروں کے شیدا! سوچ کر بتا کہ ان کا پروردگار کوئی نہیں؟

کبھی بحر بیکراں کو طوفان خیز موجوں کے بلاخیز تیور ڈالے دیکھا، کیا اس کے اندر وسیع دنیا کا تصور کیا، رواں دواں دریاؤں کو ملاحظہ کیا، آہستہ خرام ندیوں کی مستانہ چال پر نگاہ کی، شفاف چشموں میں دھیری دھیری لہروں کو ناچتے دیکھا، کیا ان مظاہرات جمال و جلال کا پروردگار کوئی نہیں؟

انار کے خوش رنگ پھول ہی کو نہ دیکھو، بلکہ دانۂ انار کو دیکھو، سرد خوشگوار پانی کا کیا رنگین چشمہ ہے۔ نارنگی کے نظر افروز حسن ہی کو نہ دیکھو، بلکہ اس پر غور کرو کہ اس کے اندر میٹھے سوندھے پانی کی بڑی بڑی جاں بخش نہریں جاری ہیں، پھر ہر بڑی نہر کے آغوش میں سینکڑوں چھوٹی چھوٹی ندیاں سورہی ہیں۔

برسات میں سبز پتوں میں سیندوری سنہری آموں کو لٹکتے ہی نہ دیکھو، بلکہ دیکھو کہ دودھ اور شہد کو قدرت نے کس انداز سے ملا کر میٹھا پکوان بنایا کہ حلاوت اور شیرینی کا مزہ پاکر زبان نے جنت کی خوشی محسوس کی، دل و دماغ کوثر و تسنیم کی لذتوں کا ہلکا سا تصور دنیا ہی میں کرلیتے ہیں۔

اے ارباب دانش! سوچو کہ کیا خوشگوار پھلوں کی حلاوت کا پروردگار کوئی نہیں؟

محبوب بیوی کی محبت اور ماں کی مامتا پر کبھی غور کیا؟ رس اور رنگین میں اس سے زیادہ کون سی چیز ہے؟ بچے ذرا نظر سے اوجھل ہوجائیں، دنیا اندھیر ہوجاتی ہے، ذرا مسکرادیں تو کائنات متبسم نظر آتی ہے، درد سر کی شکایت کریں تو جہان چکر میں آتا دکھائی دیتا ہے، پاک دامن بیوی ساری دنیا کے سوجانے پر پردیسی پیا کی یاد میں چپکے چپکے روتی ہے،

دن بھر اداسیوں میں انگڑائیاں لیتی ہے، مگر یہ بے قراریاں اور آہ وزاریاں بھی دل فریب ہیں، محبت تاروں کی خوشی اور پھولوں کی ہنسی ہے، محبت کے بغیر زندگی ساز بے آواز ہے، لیکن کسی نے سوچا کہ ان پاک جذبات کا پروردگار کون ہے؟ جو سوچے گا اور جب سوچے گا: ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ'' پکار اٹھے گا: ''وَتَبَارَکَ اسْمُکَ''... برکت والا ہے نام تیرا...

عقل علم سے معنی پوچھتی ہے، یہ نام میں برکت کیا چیز ہے؟ جس نے کبھی محبت نہیں کی، وہ نہیں جانتا کہ محبوب کے ذکر وفکر میں کیا برکت ہے، اس سرور ومستی کو کوئی سرمحبت ہی جانے تو جانے، اے عزیز! ذکر الٰہی میں ایک بابرکت گھڑی ایسی آجاتی ہے، جب کھڑے کھڑے دل پر ایمان ویقین کی روح پرور ہوائیں چلنے لگتی ہیں، پل بھر میں معلوم ہوتا ہے کہ زندگانی کا بنجر گلزار پر بہار ہوگیا، گمان گزر رہا ہے کہ وہ جو نیکوں نے دیکھا، مجھے دکھایا جانے والا ہے، پریم اور پیار کے کتنے میٹھے گیت ان معصوم اور پاک دامن دیہاتی دوشیزاؤں سے سنے جو برسات کے خوشگوار موسم میں جھولے میں بیٹھ کر باپ اور بھائی کی تعریف میں گاتی ہیں، عشق ومحبت کے کتنے رنگین راگ سنے، جب ساز اور آواز نے مل کر دل میں دھوم مچادی تھی، خوش رنگ پھلوں کی سبز پتوں کی اوٹ میں مسکراتے پایا، بلبل کو گل کی ہم نشین دیکھا، روپ کی دنیا میں رنگ برسانے کی ہزار کیفیتیں نظر سے گزریں، چشم وگوش کے الگ الگ ایسے نظارے اور زمزمے خود دل کو جنت نگاہ اور فردوس گوش بنانے کے لئے کافی تھے، مگر معلوم ہوتا ہے کہ آج تو دنیا کے سارے حسین مناظر اور مدبھرے سُر جمع ہوکر دل کے ویرانے کو رشک جناں بنارہے ہیں۔ رنگ راگ کی اس دنیا میں روحانی کیف وسرور کو بیان کرنے کا یہی محدود طریقہ انسانی سمجھ میں آتا ہے۔ آم کی حلاوت کو کوئی لفظوں میں کیونکر بیان کرے، محبوب کی محبت کے سرور کو ناآشنا سے کوئی کیا کہے کہ ایسا ہوتا ہے، کوئی کسی کو کیسے سمجھائے کہ پیاروں کے پیار کے مقابلہ میں بہشت کی رنگینیاں پھیکی معلوم ہوتی ہیں۔ عاشق پاک یوں سمجھے کہ اچانک کسی بے نیاز کی بارگاہ ناز سے راز ونیاز کا کوئی جانفزا پیغام آگیا ہو اور کوئی دیدار کی مسرتوں اور ہم نشینی کی لذتوں میں کھویا کھویا پھرتا ہو، کیا کیا جائے روحانی خوشی کی انتہا کا کامیاب محبت ہی قریبی تخیل ہے۔

قیاس کہتا ہے کہ حافظ نے جس شراب کے گیت فارسی میں گائے، انسان اس سے کہیں لطیف شراب کے سرور میں سرشار ہوجاتا ہے۔ ابر کے سائے بہتے پانی اور پھولوں کی سیر کا لطف حاصل کرتا ہے، سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہزار حسین نظارے بھی اس کی کیفیت قلب کی پوری آئینہ داری نہیں کرتے، دل اس سے کہیں پاکیزہ، اس سے کہیں بہتر کیفیتوں کا حامل ہوتا ہے، یوں سمجھو کہ رنگین بہار کے خوشگوار موسم میں، کشمیر کی جنت نگاہ وادی میں ڈل کے دھارے کے ساتھ ساتھ بہنے والے پھولوں کے تختوں کے درمیان ایک خوبصورت بجرے پر بیٹھا ہوں، دھیری دھیری لہروں میں رنگین بجرہ ہلکے ہلکے جھکولے کھائے جارہا ہے اور میں فطرت کے سہاگ کو انکھیوں سے دیکھ رہا ہوں۔

رنگ ومستی کی یہ بہار کئی دن دل ودماغ پر چھائی رہتی ہے۔

(جاری ہے)

دوروزہ کورس مدرسہ عائشہ للبنات

حیدرآباد (مولانا توصیف احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے زیر اہتمام ۱۶، ۱۷؍ جون ۲۰۱۳ء کو دوروزہ کورس جامعہ عائشہ للبنات لطیف آباد نمبر ۶ میں بھی منعقد کیا گیا، جس میں بروز اتوار صبح ۹ تا ۱۱ بجے مولانا قاضی احسان احمد کا بیان ہوا، جس کا عنوان ''عقائد کی درستگی'' تھا۔ انہوں نے کہا کہ تمام اعمال کی قبولیت کا مدار تصحیح عقائد پر ہے۔ عقیدہ درست اور مضبوط ہو تو اعمال سرسبز وشاداب ہوں گے۔ عقیدہ غلط ہو تو تمام اعمال برباد ہوں گے، اگر درخت کو دیمک لگے تو ثمر بار آور نہیں ہوسکتا، شاخ کی پتیاں سلامت نہیں رہ سکتیں، اسی طرح عقیدہ میں کمزوری ہو تو اعمال اکارت ہوجائیں گے۔

بروز پیر حضرت ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے اپنے بیان میں کہا کہ اللہ پاک نے انسان کو دنیا میں بھیج کر اس کے مقصد زندگی کو واضح کردیا، مسلمان کا مقصد زندگی اطاعت خداوندی ہے۔ نفس اور شیطان انسان کو اپنے مقصد سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ اگر شیطان کی پیروی کی تو انجام جہنم اگر رب کی اطاعت کی تو انجام جنت ہوگا۔

حضرت مدظلہ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قرب قیامت کی علامت ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف رفع قدرت خداوندی کا اظہار ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ موجود ماننا اور ان کے نزول پر ایمان لانا ضروری ہے، رفع ونزول مسیح کا منکر کافر ہے۔ الحمدللہ! کورس میں کثیر تعداد میں طالبات و خواتین نے شرکت کی اور طالبات میں ختم نبوت لٹریچر کے پیکٹ تقسیم کئے گئے۔

حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ کا دورہ سندھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ چھ روزہ دورہ پر اندرون سندھ، تشریف لائے۔ حضرت ۱۴ر جون کی شام بذریعہ تیز گام ملتان سے سفر کرکے ۱۵ر جون صبح نواب شاہ پہنچے، بعد از عصر کبیر مسجد میں علماء کرام سے ملاقات اور رات کو بعد نماز عشاء کوثر مسجد میں بیان فرمایا۔

۱۷ر جون کو حضرت مدظلہ نے میرپور خاص کے لئے سفر کیا، اس سفر میں پہلے ایک مختصر سا قیام دارالعلوم صدیق اکبر ٹنڈو الہیار اور جامعہ فاروقیہ ٹنڈو الہیار میں ہوا، اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے امیر مولانا شبیر احمد کرنالوی سے ان کے بڑے بھائی کے انتقال پر تعزیت کی اور اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ ساتھی ڈاکٹر امداد اللہ احمدانی کے انتقال پر ان کے بیٹوں اور بھائی سے تعزیت کی۔ رات بعد نماز عشاء مدینہ مسجد شاہی بازار میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا، جس میں مولانا قاری کامران احمد، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد بھی شریک تھے۔ مولانا حفیظ الرحمٰن فیض سے ان کے رشتہ دار مولانا عبیداللہ صاحب کے انتقال پر تعزیت کی، رات کا قیام میرپور خاص میں رہا۔

۱۸ر جون کنری کے لئے سفر کیا، صبح مدرسہ فاطمۃ الزہراؓ کے زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری میں دراسات دینیہ کے دوسالہ کورس میں شامل کتاب ''معارف الحدیث'' کی آخری حدیث طالبات کو پڑھائی اور بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس کنری میں خطاب کیا۔ حضرت مدظلہ کے علاوہ علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو، قاری کامران احمد، مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مختار احمد نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کے انتظامات مقامی جماعت کے احباب نے بھرپور انداز میں کئے تھے۔

۱۱ر جون صبح سانگھڑ کے لئے سفر شروع کیا، جہاں پہلے کوٹ غلام محمد میں مفتی محمد عدنان کی دعوت پر مدرسہ اشرف المدارس میں کچھ دیر قیام اور اس کے بعد سانگھڑ کے قریب مانوں خان جانڈیو کے گوٹھ تشریف لے گئے، جہاں بعد از ظہر جماعتی احباب سے ملاقات کی اور اس کے بعد ڈاکٹر امداد اللہ احمدانی مرحوم کی قبر پر ان کے گاؤں گوٹھ محمد احمدانی تشریف لے گئے۔ عصر کی نماز بلال مسجد سانگھڑ میں ادا کی اور مختصر خطاب کیا۔ ۲۲ چک سانگھڑ میں بعد نماز مغرب پروگرام تھا۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن اور مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ رات قیام ٹنڈو آدم میں اور ۲۰ر جون کو ٹنڈو آدم سے کراچی دفتر ختم نبوت تشریف لائے، جہاں حضرت امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے اور جماعتی کارکنوں سے ملاقات کی۔ اس پورے سفر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا قاضی احسان احمد بھی ساتھ رہے۔

سہ روزہ ختم نبوت کورس، حیدر آباد

حیدرآباد.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دفتر ختم نبوت لطیف آباد آٹو بھان روڈ حیدرآباد میں سہ روزہ ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا۔ ۱۴ر تا ۱۶ر جون بروز جمعہ تا اتوار کو ہونے والے اس کورس میں اسکول، کالج، یونیورسٹی و مدارس کے طلباء و عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

پہلے دن جمعہ بعد نماز مغرب مولانا قاضی احسان احمد کا لیکچر ہوا، انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام و ظہور امام مہدی علیہ الرضوان پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ قاضی صاحب نے کہا کہ ہر باطل فتنہ اپنے نظریات کی پوجا کررہا ہے۔ قرآن و حدیث سے دجل و تلبیس کرکے اپنے نظریہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کورسز میں شریک ہوکر باطل کے دجل و فریب کو سمجھا جائے۔ آخر میں قاضی صاحب نے کہا کہ ہم اپنی زندگی کو ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کریں، خوش بخت و سعادت مند انسان کو قدرت ختم نبوت کے کام کے لئے قبول کرتی ہے۔

دوسرے دن مناظر اسلام مولانا منیر احمد منور صاحب کا بیان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ آج فرقہ واریت کی بات کی جاتی ہے، لوگوں نے اپنی من پسند تشریح قرآن و حدیث کی ہے، جس سے مختلف فرقے وجود میں آئے، اگر پوری امت اپنی پسند کو چھوڑ کر قرآن و حدیث کے عین مطابق تشریح کرے تو فرقہ واریت ختم ہوجائے گی۔

آخری دن مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کا بیان ہوا۔ حضرت نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ابتدائے اسلام سے فتنے رونما ہورہے ہیں، ماضی قریب میں قادیانیت کا فتنہ پیدا ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو اسلام، قرآن، حدیث، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں لایا گیا۔ پوری امت نے مل کر قادیانیت کا تعاقب کیا، ان کے کفر کو واضح کیا گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تاقیامت ہے، اب کسی اور کی نبوت کی گنجائش نہیں ہے۔ آخر میں حضرت مدظلہ نے تمام شرکاء کورس کی حوصلہ افزائی کی اور نصیحت کی کہ ختم نبوت کے کام کے لئے اپنی تمام جدوجہد کو بروئے کار لائیں۔ کورس کے آخر میں شرکاء کورس میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقاتِ جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4783486, 061-4583486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ